R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ

حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in

۲۱/ اگست ۲۰۲۵ء DATE:21-08-2025 جلد(13) شمارہ(31) قیمت ایک روپیہ صفحات(12)

تلنگانہ کے ہر گھر کو انٹرنیٹ خدمات کی فراہمی حکومت کی اوّلین ترجیح

ٹی فائبر کاموں کی عاجلانہ تکمیل کی ہدایت، چیف منسٹر ریونت ریڈی کا اعلیٰ سطحی اجلاس

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ٹی فائبر کے کاموں سے متعلق پیشرفت پر جامع رپورٹ پیش کریں۔ اُنھوں نے مستقبل میں ٹی فائبر کے کاموں کی عاجلانہ تکمیل کے لئے جامع منصوبہ تیار کرنے کی ہدایت دی۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی سریدھر بابو کے ہمراہ اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کیا جس میں ٹی فائبر کے کاموں کی پیشرفت کا جائزہ لیا گیا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ٹی فائبر کے کاموں کی تکمیل کرنے والے کنٹراکٹرس کو نوٹسیں جاری کی جائیں تاکہ وہ مقررہ میعاد میں کاموں کی تکمیل کرسکیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ جن کمپنیوں نے ذمہ داری حاصل کی ہے اُنھیں جوابدہ بنایا جائے۔ ریونت ریڈی نے ٹی فائبر کے کاموں کے سلسلہ میں پیشرفت پر وقفہ وقفہ سے نظر رکھنے کی عہدیداروں کو ہدایت دی۔ اُنھوں نے کہا کہ کمپنیوں کی کارکردگی اور اُن میں موجود ملازمین کی تعداد کا بھی جائزہ لیا جائے تاکہ پراجکٹ کے کاموں میں تاخیر نہ ہو۔ چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانہ کے ہر گاو?ں کے ہر گھر کو انٹرنیٹ کی خدمات فراہم کرنے کے مقصد سے ریاست گیر سطح پر ٹی فائبر ورکس کی تکمیل کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اِس کام کی ریاست بھر میں توسیع کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا جائے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ منصوبہ کا مقصد عوام کو ٹی فائبر کے ذریعہ بہتر خدمات فراہم کرنا ہے۔ اُنھوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ پراجکٹ پر تاحال خرچ اور پراجکٹ کی تکمیل کے لئے درکار فنڈس پر رپورٹ پیش کریں۔ اُنھوں نے کہا کہ پراجکٹ کی تکمیل حکومت کی اوّلین ترجیح ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعہ عوام کو بہتر خدمات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈی سریدھر بابو، چیف سکریٹری کے رام کرشنا راو?، چیف منسٹر کے پرنسپل سکریٹری وی شیشا دری، چیف منسٹر کے اسپیشل سکریٹری اجیت ریڈی، پرنسپل سکریٹری فینانس سندیپ کمار سلطانیہ، اسپیشل چیف سکریٹری جیش رنجن، اسپیشل چیف سکریٹری انفارمیشن ٹیکنالوجی سنجے کمار، ڈپٹی سکریٹری بھاویش مشرا اور ٹی فائبر کے مینجنگ ڈائرکٹر وینو پرساد اِس موقع پر موجود تھے

ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

الاسکا میں ٹرمپ کی پوتن سے ملاقات کے بعد انڈیا روسی تیل خرید پائے گا؟

الاسکا میں جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ولادیمیر پوتن کی ملاقات ہو رہی تھی تو انڈیا سمیت پوری دنیا کی نظریں اس ملاقات پر تھیں۔ ملاقات سے قبل توقع کی جا رہی تھی کہ یوکرین جنگ پر کوئی ٹھوس معاہدہ ہو جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جنگ بندی کے حوالے سے نہ تو کوئی فیصلہ کیا گیا اور نہ ہی کسی قسم کی ڈیل کا ذکر کیا گیا۔ ملاقات سے چند روز قبل امریکہ کی جانب سے انڈیا کو خبردار کیا گیا تھا کہ اگر ٹرمپ-پوتن مذاکرات ناکام ہوئے تو امریکہ انڈیا پر اضافی محصولات بڑھا سکتا ہے۔ انڈیا نے الاسکا میں منعقدہ کانفرنس کا خیر مقدم کیا اور یوکرین جنگ کو جلد ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ پوتن اور ٹرمپ کے درمیان ملاقات کسی ٹھوس نتیجے پر نہیں پہنچی اور انڈیا میں بہت سے لوگوں کے ذہن میں یہ سوال ہے کہ ٹیرف کے حوالے سے ٹرمپ کا اب انڈیا کے ساتھ کیا رویہ ہوگا؟ ٹیرف کے اعلان کے بعد انڈیا نے کتنا روسی تیل خریدا؟ انڈیا کی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے پوتن اور ٹرمپ کے درمیان ہونے والی ملاقات پر باضابطہ ردعمل دیا ہے۔ رندھیر جیسوال نے کہا کہ انڈیا الاسکا میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کے درمیان ہونے والی سربراہی ملاقات کا خیر مقدم کرتا ہے۔ امن کے تئیں ان کی قیادت انتہائی قابل ستائش ہے۔ انڈیا سربراہی اجلاس میں ہونے والی پیش رفت کو سراہتا ہے۔ آگے بڑھنے کا راستہ صرف بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ دنیا یوکرین میں تنازع کا جلد خاتمہ دیکھنا چاہتی ہے۔ ملاقات سے قبل ٹرمپ نے اپنے طیارے میں اپنے ساتھ سفر کرنے والے صحافیوں سے بات کی۔ فاکس نیوز کے ساتھ بات چیت میں ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ان کے محصولات نے انڈیا کو روس سے تیل خریدنا بند کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ روس نے اپنے تیل کے لیے ایک بڑا گاہک کھو دیا، جو انڈیا تھا۔ تیل کی تجارت کا 40 فیصد انڈیا خرید رہا تھا۔ اگر میں اب ثانوی پابندیاں لگاتا ہوں تو یہ ان کے لیے تباہ کن ہوگا۔ انڈیا نے ٹرمپ کے اس بیان پر کوئی ردعمل نہیں دیا ہے۔ ٹرمپ کے ٹیرف کے اعلان کے باوجود، ایسی اطلاعات ہیں کہ انڈیا کی روسی تیل کی خریداری پہلے کے مقابلے میں 2 ملین بیرل یومیہ (bpd) ہو گئی ہے۔ ایک عالمی ریئل ٹائم ڈیٹا اور تجزیاتی کمپنی کپلر کے مطابق اگست کے پہلے نصف میں سمندر پار سے انڈیا پہنچنے والے خام تیل کے 5.2 ملین بیرل یومیہ میں سے، 38 فیصد روس سے آئے۔ روس سے درآمدات 20 لاکھ بیرل یومیہ رہے جو جولائی میں 16 لاکھ بیرل یومیہ تھے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے انڈیا پر 50 فیصد ٹیرف عائد کیا ہے جو کہ ایشیائی خطے میں کسی بھی ملک پر عائد سب سے زیادہ ٹیرف ہے۔ یہ ٹیرف 27 اگست سے نافذ العمل ہوں گے۔ انڈیا نے اس ٹیرف کی شرح پر عوامی سطح پر اعتراض کیا ہے۔ انڈیا نے کہا تھا کہ امریکہ اور یورپ خود روس سے یورینیئم اور کھاد خریدتے ہیں تو انڈیا کے خلاف دوہرا معیار کیوں۔ اب سوال یہ ہے کہ الاسکا سمٹ کے بعد انڈیا پر عائد امریکی ٹیرف کا مستقبل کیا ہوگا؟ سٹریٹیجک امور کے ماہر برہما چیلانی کا خیال ہے کہ الاسکا سمٹ کے بعد انڈیا کو ریلیف مل سکتا ہے۔ برہما چیلانی نے ایکس پر لکھا کہ الاسکا مذاکرات ٹرمپ کو روس سے توانائی کی خریداری پر ثانوی پابندیوں پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ چین پر محصولات کے بارے میں پوچھے جانے پر انھوں (ٹرمپ) نے کہا آج جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد، مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں اس کے بارے میں مزید سوچنا پڑے گا۔ چیلانی کی رائے میں انڈیا پر ثانوی پابندیاں، بشمول 25 فیصد اضافی ٹیرف جو 27 اگست سے نافذ ہونے والا ہے، کو بھی موخر کیا جا سکتا ہے۔ چیلانی کا کہنا ہے کہ انڈیا اور امریکہ کے درمیان تجارتی مذاکرات 25 اگست کو دوبارہ شروع ہونے والے ہیں، جو ڈیڈ لائن سے صرف دو دن پہلے ہے۔ ایسی صورتحال میں ٹرمپ نے شاید اپنے لیے پیچھے ہٹنے کی جگہ پیدا کر لی ہے۔ واشنگٹن ڈی سی میں واقع ولسن سینٹر کے ڈائریکٹر مائیکل کوگلمین کا کہنا ہے کہ الاسکا میٹنگ کے بعد انڈیا اور امریکہ کے تعلقات مزید تلخ ہو سکتے ہیں۔ مائیکل کوگلمین نے ایکس پر لکھا کہ کسی معاہدے کا اعلان نہ ہونے کے باعث ایسا لگتا ہے کہ ملاقات اچھی نہیں ہوئی۔ اب امریکہ اور انڈیا کے درمیان کشیدگی مزید بڑھ سکتی ہے۔ پوتن سے ملاقات کے بعد ٹرمپ نے فاکس نیوز کو انٹرویو دیا۔ اس انٹرویو میں جب ٹرمپ سے چین اور انڈیا پر محصولات کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا اب مجھے شاید دو یا تین ہفتوں کے بعد اس کے بارے میں سوچنا پڑے گا، لیکن ہمیں ابھی اس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انورادھا چنائے سکول آف انٹرنیشنل سٹڈیز، جے این یو کی سابق ڈین اور ریٹائرڈ پروفیسر ہیں۔ وہ فی الحال جندال گلوبل یونیورسٹی سے بطور فیکلٹی وابستہ ہیں۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے انورادھا چنائے کہتی ہیں کہ پچھلے چند سالوں میں انڈیا نے امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے کی تقریباً ہر ممکن کوشش کی ہے،

ایس آئی آر سے لے کر الیکشن میں دھاندلی تک، الیکشن کمیشن کا اپوزیشن کے الزامات کا جواب

نئی دہلی، ۔ ہندوستان کے الیکشن کمیشن نے اپوزیشن جماعتوں کے ایس آئی آر کے عمل اور ووٹ چوری کی مخالفت کے الزامات کا تفصیل سے جواب دیا ہے۔ اتوار کو پریس کانفرنس کے دوران الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کے عمل پر صورتحال بھی واضح کی۔ اپنے جواب میں کہا کہ الیکشن کمیشن کے کندھے پر بندوق رکھ کر بھارت کے ووٹروں کو نشانہ بنا کر سیاست کی جا رہی ہے۔ کمیشن نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ ملک کے ووٹروں کے ساتھ چٹان کی طرح کھڑا ہے۔ الیکشن کمیشن نے پریس کانفرنس میں کہا کہ سب سے پہلے ہم ووٹرز کو پیغام دینا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کے آئین کے مطابق، ہندوستان کا ہر شہری جس نے 18 سال کی عمر مکمل کر لی ہے، کو ووٹر بننا چاہیے اور اسے ووٹ بھی دینا چاہیے۔ سیاسی جماعتوں سے اختلافات کے سوال پر کمیشن نے کہا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ قانون کے مطابق ہر سیاسی جماعت الیکشن کمیشن میں رجسٹریشن سے ہی پیدا ہوتی ہے، پھر الیکشن کمیشن ان سیاسی جماعتوں میں امتیاز کیسے کر سکتا ہے۔ الیکشن کمیشن کے لیے نہ کوئی اپوزیشن ہے نہ کوئی پارٹی، سب برابر ہیں۔ الیکشن کمیشن چاہے کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو، اپنے آئینی فرض سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ ایس آئی آر پر اٹھائے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کمیشن نے کہا کہ گزشتہ دو دہائیوں سے تقریباً تمام سیاسی جماعتیں ووٹر لسٹ میں غلطیوں کو درست کرنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس مطالبے کو پورا کرنے کے لیے بہار سے ایس آئی آر شروع کیا گیا۔ ایس آئی آڑ کے عمل میں، تمام ووٹروں، بی ایل اوز اور تمام سیاسی جماعتوں کے نامزد کردہ بی ایل اے مل کر ایک مسودہ فہرست تیار کرتے ہیں۔ کمیشن کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ڈرافٹ لسٹ میں موجود خامیوں کو دور کرنے کے لیے ایک بار پھر تمام ووٹرز اور سیاسی جماعتیں مل کر مقررہ وقت کے اندر اپنا قیمتی حصہ ڈال رہی ہیں۔ اس کے لیے بہار کے ایس آئی آر میں یکم اگست سے یکم ستمبر تک کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ ابھی 15 دن باقی ہیں۔ کمیشن کے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے خدشہ ظاہر کیا کہ یا تو بی ایل اے کی تصدیق شدہ آواز سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں تک نہیں پہنچ رہی یا وہ زمینی حقیقت کو نظر انداز کر کے انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کمیشن نے واضح طور پر کہا کہ زمینی سطح پر تمام رائے دہندگان، تمام سیاسی جماعتیں اور تمام بی ایل اوز شفاف طریقے سے کام کر رہے ہیں، تصدیق کر رہے ہیں اور ویڈیو شہادتیں بھی دے رہے ہیں۔ بہار کے 7 کروڑ سے زیادہ ووٹروں کے بارے میں بات کرتے ہوئے کمیشن نے کہا کہ تمام اسٹیک ہولڈر ایس آئی آر کو مکمل طور پر کامیاب بنا رہے ہیں۔ جب تمام ووٹرز ہمارے ساتھ کھڑے ہیں تو دونوں کی ساکھ پر کوئی سوالیہ نشان نہیں ہو سکتا۔ ووٹر لسٹ میں غلطیاں وقت پر شیئر نہ کرنے اور عدالت میں کوئی عرضی داخل نہ کرنے پر اپوزیشن پر سوال اٹھاتے ہوئے کمیشن نے کہا کہ ووٹ چوری جیسے غلط الفاظ کا استعمال کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش آئین ہند کی توہین ہے۔ کمیشن نے مشین ریڈایبل ووٹر لسٹ کے حوالے سے بھی جواب دیا، سپریم کورٹ نے 2019 میں کہا ہے کہ یہ ووٹر کی پرائیویسی کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے۔ ہم نے کچھ دن پہلے دیکھا کہ بہت سے ووٹرز کی تصاویر میڈیا کے سامنے ان کی اجازت کے بغیر استعمال کی گئیں۔ اس دوران کمیشن نے پوچھا کہ کیا ہمیں اپنی ماؤں، بہوؤں، بیٹیوں سمیت کسی بھی ووٹر کی سی سی ٹی وی فوٹیج شیئر کرنی چاہئے؟ ووٹ چوری کے الزامات کے بارے میں کمیشن نے کہا، صرف وہی شخص جس کا نام ووٹر لسٹ میں ہے اپنے منتخب امیدوار کو ووٹ دیتا ہے۔ 1 کروڑ سے زیادہ ملازمین، 10 لاکھ سے زیادہ بی ایل اے اور امیدواروں کے 20 لاکھ سے زیادہ پولنگ ایجنٹ لوک سبھا انتخابات کے عمل میں کام کرتے ہیں۔ اتنے شفاف عمل میں کوئی ووٹر اپنا ووٹ کیسے چرا سکتا ہے؟ کچھ ووٹروں نے دوہری ووٹنگ کا الزام لگایا۔ ثبوت مانگا تو کوئی جواب نہیں ملا۔ ایسے جھوٹے الزامات سے نہ الیکشن کمیشن ڈرتا ہے اور نہ ہی کوئی ووٹر۔

صفائی ملازمین کو زبردستی وزیر اعظم کی ریلی میں لے جایا گیا'، سوربھ بھردواج کا بی جے پی پر الزام

نئی دہلی، ۔ عام آدمی پارٹی (عاپ) دہلی کے ریاستی صدر سوربھ بھردواج نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس کی۔ اس دوران انہوں نے پی ایم مودی کی ریلی کو لے کر بی جے پی پر سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی نے دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی کی ریلی میں بھیڑ جمع کرنے کے لیے سرکاری ملازمین کو زبردستی بلایا۔ دہلی کے ریاستی صدر سوربھ بھردواج نے ایک پریس کانفرنس میں کہا، وزیر اعظم کی آج دہلی میں ایک ریلی تھی۔ ان کی ریلی کا ٹارگٹ یہ تھا کہ وزیر اعظم کی ریلی میں بہت زیادہ لوگ آئیں گے۔ تاہم دہلی کے لوگ ان کی ریلی میں جانے کے لیے تیار نہیں ہیں، اس لیے سرکاری ملازمین کو زبردستی پی ایم مودی کی ریلی میں لے جایا گیا۔ جب دہلی کے لوگ پی ایم مودی کی ریلی میں نہیں جا رہے تھے، تب ایم سی ڈی سوپر سمیت تمام محکموں کے ملازمین کو دھمکی دے کر اس ریلی میں بھیج دیا گیا۔ سوربھ بھاردواج نے کہا، جنم اشٹمی کے اگلے دن جب لوگ عبادت اور آرام کے لیے وقت چاہتے تھے، تب بھی مالویہ نگر کے بابا کا ڈھابہ میں صبح 7 بجے ملازمین کو حاضری کے لیے بلایا گیا تھا۔ جھاڑو دینے والے رات 1-2 بجے سو گئے لیکن ان کی حاضری صبح 7 بجے لی گئی اور انہیں ڈرا دھمکا کر جلسے میں لے جایا گیا۔ عاپ کونسلروں نے کئی جگہوں کا دورہ کیا اور دیکھا کہ غریب ملازمین کو زبردستی بلایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، دہلی میں بی جے پی کی حکومت کو آئے چھ مہینے ہو گئے ہیں، لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اتنے وقت کے بعد کیا ہوا کہ ان کے پاس (بی جے پی) کے پاس وزیر اعظم کی ریلی میں لے جانے کے لیے لوگ اور کارکن بھی نہیں بچے ہیں۔ جلسے کی تیاریوں کا جائزہ لینے وزیر اعلیٰ گزشتہ روز خود وہاں گئے۔ اس کے باوجود بی جے پی کے پاس آج ریلی کے مقام پر لے جانے کے لیے لوگ بھی نہیں بچے ہیں۔ بھاردواج نے کہا کہ بی جے پی کی چار انجن والی حکومت کے لیے یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ ملازمین کو زبردستی وزیر اعظم کی ریلی میں لے جایا جا رہا ہے۔ اس کے لیے ایم سی ڈی نے جنم اشٹمی کی چھٹی والے دن وزیر اعظم کی ریلی میں جانے کا حکم جاری کیا۔ صفائی ملازمین کو زبانی احکامات دیے گئے۔ یہ بی جے پی حکومت کی آمریت ہے۔ بھردواج نے دہلی اسمبلی انتخابات میں بی جے پی پر دھاندلی کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے لوگ چھ مہینے پہلے بھی ان کے ساتھ نہیں تھے اور اب بھی ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ بی جے پی نے ووٹ چوری کر کے دہلی کے انتخابات جیتے ہیں۔ دہلی کے لوگ کبھی بھی بی جے پی کے ساتھ نہیں تھے۔ انہوں نے ووٹ چوری کر کے الیکشن جیتا تھا۔ انہوں نے اصلی لوگوں کے ووٹ کاٹ کر جعلی ووٹ بنائے۔ انہوں نے عوام میں پیسے، زنجیریں، ساڑیاں، جوتے اور کمبل تقسیم کیے۔ وہ ہزاروں ووٹ کاٹ کر جعلی ووٹ ڈال کر الیکشن جیت گئے۔ انہوں نے کہا، دہلی میں جیسے ہی بی جے پی کی حکومت بنی، اس نے پرائیویٹ اسکولوں کی فیسیں بڑھا دیں۔ اس کے علاوہ غریبوں کی کچی آبادیوں پر بلڈوزر چلائے گئے اور حالیہ بارشوں میں 30 افراد ہلاک ہوئے۔ لوگ اب بی جے پی کی ریلیوں میں نہیں بلکہ آوارہ کتوں کے تحفظ کے لیے جمع ہونے کے لیے تیار ہیں۔

کانگریس کو الزام تراشی کے بجائے خود کا جائزہ لینا چاہئے: گجیندر سنگھ شیخاوت

سیکر، ۔ مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت اتوار کو ایک روزہ دورے پر سیکر پہنچے۔ اس دوران انہوں نے اپوزیشن کے مبینہ ووٹ چوری کے الزام کا جواب دیا۔ انہوں نے الزام تراشی کے بجائے خود کو دیکھنے کا مشورہ دیا۔ مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے سیکر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے الیکشن کمیشن پر لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی کے مبینہ ووٹ چوری کے الزام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی میں کوئی تنظیمی سیٹ اپ نہیں بچا ہے۔ جب فہرست شائع ہوتی ہے تو کیا یہ ہماری ذمہ داری نہیں بنتی کہ ہم باشعور شہری یہ دیکھیں کہ ہمارا نام ووٹر لسٹ میں ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ کیا کسی سیاسی جماعت کے کارکن کی ذمہ داری نہیں کہ وہ ووٹر لسٹ چیک کرے اور دیکھے کہ کسی کا نام غائب ہے یا نہیں۔ ایسے بہت سے مواقع ہیں؛ ایسا موقع اس وقت دستیاب ہوتا ہے جب ہر ووٹر لسٹ شائع ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھی ووٹر لسٹ کی درستگی کا سلسلہ جاری ہے۔ شیخاوت نے کہا، الزامات لگانے کے بجائے راہول گاندھی، جن کی پارٹی ملک کی سب سے پرانی پارٹی ہے، جس نے 55 سال تک ملک پر حکومت کی، کو زمین پر کام کرنے والے اپنے کارکنوں کو تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ الزام تراشی کے بجائے خود کو جانچنے کی ضرورت ہے کہ ان میں کہاں کمی واقع ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا، وہ (کانگریس) ووٹر لسٹوں کی ٹھیک سے جانچ نہیں کر سکے۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جہاں ایک جانب صحیح معلومات کو عام کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا، وہیں غلط معلومات سے خبردار رہنے کی بھی تلقین کی

نئی دہلی ۔۔سائنس اور تکنالوجی، ارضیاتی سائنس کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات، پنشن، ایٹمی توانائی اور خلاء کے وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج ایک کتاب ''ویٹ لوس ریوولوشن-ویٹ لوس ڈرگس اینڈ ہاؤ ٹو یوز دیم'' کا اجراء کیا اور اس موقع پر خطاب کیا۔ اس کتاب کے مصنف مشہور اینڈوکرائنولوجسٹ ڈاکٹر امبریش متھل اور جناب شیوم وج ہیں۔اس تقریب میں اساطیری شخصیت شرمیلا ٹیگور اور میڈیا کی معزز شخصیت شوبھنا بھارتیہ نے بھی شرکت کی۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ، جو خود بھی ادویات کے پروفیسر، مشہور ماہر ذیابیطس اور مختلف کتابوں کے مصنف ہیں، نے کہا کہ یہ کتاب صحیح وقت پر منظر عام پر آئی ہے جب بھارت میں موٹاپے اور اس سے متعلق میٹابولک بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ بیداری اور صحیح معلومات عام کرنے کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی غلط غلط معلومات سے بھی خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان، جسے کبھی دنیا کا ذیابیطس بیماری کا مرکز کہا جاتا تھا، اب موٹاپے کے مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے، جو بچپن کے موٹاپے میں عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اپنے خطاب میں، موٹاپے اور متعلقہ میٹابولک بیماریوں جیسے ذیابیطس میلیٹس، ڈسلپیڈیمیا، ہائی بلڈ پریشر، امراض قلب، اور جگر پر سوجن کی بیماری کے بڑھتے ہوئے صحت کے چیلنج پر روشنی ڈالی۔انہوں نے نشاندہی کی کہ ان مسائل کے بارے میں ملک بھر میں اچانک بیداری آرہی ہے اور غیر سائنسی ڈائٹ چارٹس اور سخت خوراک کے منصوبوں کے ذریعے غلط معلومات کے بلا رکاوٹ پھیلاؤ کے خلاف خبردار کیا گیا۔وزیر موصوف نے زور دیتے ہوئے کہا کہ خوراک سے متعلق تجاویز ہمیشہ مقدار، معیار اور خوراک کی تقسیم کے سائنس طور پر توثیق شدہ اصولوں کے عین مطابق ہونی چاہئیں۔"ہندوستانی مریضوں کے لئے ہندوستانی اعداد و شمار" کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، محترم وزیر نے کہا کہ مرکزی موٹاپا - پیٹ کے اردگرد چربی کا جمع ہونا - ہندوستانیوں کے لئے مغربی آبادی کے مقابلے میں زیادہ سنگین خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا، " کبھی کبھی کمر کے اردگرد ایک سادہ انچ ٹیپ ایک خیالی بی ایم آئی چارٹ سے زیادہ معنی خیز ہوسکتا ہے"۔انہوں نے طرز حیات میں تبدیلی کی اہمیت پر بھی زور دیا، اور ہندوستانی مطالعات کا حوالہ دیا جو ظاہر کرتے ہیں کہ باقاعدہ یوگا مشق ٹائپ 2 ذیابیطس کے معاملات کو 40 فیصد تک کم کرسکتی ہے۔ انہوں نے مجموعی حل فراہم کرنے کے لیے طرز حیات میں تبدیلی، جدید ادویات اور روایتی طریقوں کے وسیع تر انضمام پر زور دیا۔وزن گھٹانے کے لیے استعمال کی جانے والی اوزیمپک اور مونجارو جیسی ابھرتی ہوئی ادویات کے موضوع پر، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے احتیاط کا مشورہ دیا، اور کہا کہ اگرچہ عالمی تجربہ حوصلہ افزا ہوسکتا ہے، تاہم طبی نتائج ظاہر ہونے میں اکثر دہائیاں لگ جاتی ہیں۔ ہندوستان میں ریفائنڈ آئل کے معاملات سے اس کا موازنہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ جلد بازی میں اخذ کیے گئے نتائج گمراہ کن ہوسکتے ہیں۔اپنے خطاب کے آخر میں ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے خصوصاً نوجوان آبادی کو ذہن میں رکھتے ہوئے تدارک پر مبنی حکمت عملیوں پر زور دیا۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ 40 سال سے کم عمر کی 70 فیصد آبادی کے ساتھ، ملک طرز حیات سے متعلق بیماریوں سے ان کی صلاحیتوں سے سمجھوتہ کرنے کا متحمل نہیں ہوسکتا، اور اس لیے مستقبل کے تمام صحت کے پروگراموں کی بنیاد پرہیز ہی رہنا چاہیے۔مارک ٹوین کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ''اقتصادیات اتنا سنجیدہ موضوع ہے کہ اسے کسی ماہر اقتصادیات پر نہیں چھوڑا جا سکتا''، اور انہوں نے کہا کہ اسی طرح ذیابیطس اور موٹاپا بھی اتنے سنجیدہ موضوعات ہیں کہ انہیں ماہر ذیابیطس پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ جب تک وسیع تر بیداری پیدا نہیں ہوگی، طرز حیات سے متعلق ان بیماریوں سے نمٹنے میں بہترین نتائج حاصل نہیں کیے جا سکتے۔محترم وزیر نے ایک بروقت اور مستند کتاب تصنیف کرنے کے لیے ڈاکٹر امبریش متھل کی ستائش کی، جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ نہ صرف طبی پیشہ واران کے لیے ایک بیش قیمتی رہنما کے طور پر کام کرے گی بلکہ عوام کو سوشل میڈیا اور فوری حل تلاشنے کے اس دور میں حقیقت اور غلط معلومات کے درمیان فرق سمجھنے میں مدد فراہم کرے گی۔

ووٹر رائٹس یاترا میں چور اور کزن ایک دوسرے سے ملے: سمراٹ چودھری

پٹنہ، ۔بہار کے نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو کی ووٹر رائٹس یاترا کو ڈرامہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ اس سفر کے ذریعے چور اور کزن ایک دوسرے سے ملے۔ایک نے ملک کو لوٹا اور دوسرے خاندان نے بہار کو لوٹا۔ پٹنہ میں بی جے پی کے ریاستی دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے کہا کہ ایک لیڈر کہہ رہا ہے کہ ایس آئی آر کے ذریعے ووٹ چوری ہو رہے ہیں اور دوسرا لیڈر جن نائک بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ بہار کے لوگ جانتے ہیں کہ عوام کے لیڈر کرپوری ٹھاکر، جے پی تھے۔ راہل گاندھی بغیر محنت کے عوام کے لیڈر بننا چاہتے ہیں۔ یہ بہار کے لیے ہنسنے والی بات ہے۔ یہ بہار کے عوام کے لیڈر کی توہین ہے۔ بی جے پی لیڈر سمراٹ چودھری نے کئی لیڈروں کے نام گنتے ہوئے کہا کہ یہاں سماجی انصاف ابھی تک قائم نہیں ہوا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ لالو یادو سماجی انصاف کے علمبردار ہیں، لیکن حقیقت میں وہ بدعنوانی کی علامت ہیں۔انہوں نے دلیل دی کہ جب لالو یادو سیاست میں نہیں تھے تو کئی ایسے لیڈر تھے جو سماجی انصاف کے جنگجو تھے۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ راہل گاندھی کی یاترا دراندازوں کو بچانے کے لیے کی جارہی ہے، جسے پورا ملک جانتا ہے۔جب 2003 میں ایس آئی آر کیا گیا تو اس وقت بھی لاکھوں لوگوں کے نام حذف کردیے گئے۔ یہ یاترا صرف ڈرامہ ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر آج بہار غریب اور پسماندہ ہے تو اس کے لئے کانگریس یا لالو خاندان ذمہ دار ہے۔اب راہول گاندھی رجسٹرڈ مجرم لالو یادو کی قیادت میں ہیں۔ جو شخص کرپٹوں کی آشیرباد لے کر اپنے سفر کا آغاز کرتا ہے وہ عوام کا بھلا کیسے کرسکتا ہے؟ الیکشن کمیشن نے واضح طور پر کہا کہ اعتراضات 15 دن تک لیے جائیں گے۔کمیشن نے سیاسی جماعتوں سے بھی درخواست کی ہے۔ بہار کے عوام الیکشن کمیشن کے جائزے کو دیکھ رہے ہیں۔ اب شکایات درج کی جارہی ہیں، اس کی جانچ پڑتال کے بعد کیا جائے گا۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ آج آر جے ڈی اور کانگریس کے لیڈر ملک میں انارکی اور غنڈہ گردی پھیلا کر بدعنوان لوگوں کی حکومت بنانا چاہتے ہیں۔آر جے ڈی-کانگریس کا آئین وہ آئین کے محافظ نہیں، اس کے خلاف ہیں۔ وہ بہار کی جمہوریت کے لیے خطرہ ہیں۔انہیں

تلنگانہ کے فاضل پانی کے حصے کا فیصلہ ہونے کے بعد ہی نئے پروجیکٹ ممکن ہیں: ڈپٹی چیف منسٹر وکرمارکا

وشاکھاپٹنم ۔۔تلنگانہ کے ڈپٹی چیف منسٹر مالو بھٹی وکرمارک نے اتوار کو کہا کہ گوداوری ندی پر کسی بھی نئے پروجیکٹ کی تعمیر صرف اسی صورت میں جائز اور جائز ہوگی جب دونوں تلگو ریاستوں کے درمیان فاضل پانی کی تقسیم کا فیصلہ پہلے کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ پانی کی تقسیم کی ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہے۔ مختلف پروگراموں میں شرکت کے لیے وشاکھاپٹنم پہنچے وکرمارک نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ تلنگانہ ریاست کی تشکیل دریائی پانی کے مسئلہ پر ہوئی تھی۔انہوں نے کہا، "اضافی پانی کے بارے میں وضاحت اسی وقت آئے گی جب ہماری ریاست کے جاری منصوبے مکمل ہوں گے اور پانی کی تقسیم کی جائے گی۔" ڈپٹی چیف منسٹر وکرمارکا آندھرا پردیش کی طرف سے تجویز کردہ گوداوری-بنکاچرلا پروجیکٹ سے متعلق سوالات کا جواب دے رہے تھے۔غور طلب ہے کہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلی این چندرا بابو نائیڈو نے 15 اگست کو اس پروجیکٹ کا دفاع کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس سے کسی بھی ریاست کے آبی مفادات کو نقصان نہیں پہنچے گا۔انہوں نے کہا تھا کہ گوداوری کے گندے پانی کو پولاورم سے بناکاچرلا کی طرف موڑ کر رائلسیما کو زرعی علاقے میں تبدیل کیا جائے گا۔ نائیڈو نے کہا تھا کہ نیچے کی دھارے والی ریاست کے طور پر آندھرا پردیش کو سیلاب کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جب اپ اسٹریم ریاستیں پانی چھوڑتی ہیں تو ہمیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اس لیے اگر ہم وہی سیلابی پانی استعمال کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اعتراض کیوں؟ ہمیں سیلاب کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے، لیکن فائدہ کیوں نہیں ملتا؟" دریں اثنا، تلنگانہ کے نائب وزیر اعلیٰ نے بھی آندھرا پردیش میں کانگریس کی طرف سے 'ووٹ چوری' کے خلاف منعقدہ احتجاج میں شرکت کی۔انہوں نے کہا کہ ووٹرز کے نام حذف کرنا شہری حقوق کو کچلنے کے مترادف ہے۔آئین نے ملک کے ہر شہری کو ووٹ کا حق دیا ہے۔وکرمارک نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے حقیقی ووٹروں کے ناموں کو حذف کرکے اور فرضی نام شامل کرکے فائدہ اٹھایا ہے۔انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پورے ملک کے سامنے ووٹ چوری کو ثبوت کے ساتھ بے نقاب کیا ہے اور مودی حکومت پر سوالیہ نشان لگایا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے الیکشن کمیشن پر بی جے پی کے حق میں کام کرنے کا بھی الزام لگایا اور اسے جمہوریت کے لیے خطرناک قرار دیا۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ راہول گاندھی کے دورے کو سیاسی پارٹیوں اور عوام کی بھرپور حمایت مل رہی ہے۔

وزیراعظم جناب نریندر مودی نے 11,000 کروڑ روپے کے دو بڑے نیشنل ہائی وے پروجیکٹوں کا افتتاح کیا

نئی دہلی، ۔وزیراعظم جناب نریندر مودی نے آج روہنی، دہلی میں تقریباً 11,000 کروڑ روپے کی مشترکہ لاگت کے دو بڑے نیشنل ہائی وے پروجیکٹوں کا افتتاح کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، وزیراعظم نے مقام کی اہمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایکسپریس وے کا نام 'دوارکا' ہے اور یہ پروگرام روہنی میں منعقد کیا جا رہا ہے۔انہوں نے جنم اشٹمی کے تہوار کے جذبے کو اجاگر کیا اور اس اتفاق کا ذکر کیا کہ وہ خود دوارکا دھیش کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزیراعظم نے مشاہدہ کیا کہ پورا ماحول بھگوان کرشن کے جوہر سے گہرا ہو گیا ہے۔اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ اگست کا مہینہ آزادی اور انقلاب کے رنگوں سے رنگا ہوا ہے، جناب مودی نے کہا کہ آزادی کا مہوتسو کی تقریبات کے درمیان، قومی راجدھانی دہلی آج ترقیاتی انقلاب کا مشاہدہ کر رہا ہے۔انہوں نے بتایا کہ پہلے دن میں، دہلی کو دوارکا ایکسپریس وے اور اربن ایکسٹینشن روڈ کے ذریعے بہتر کنیکٹیوٹی ملی ہے جس سے دہلی، گروگرام اور پورے این سی آر خطہ کے لوگوں کی سہولت میں بہتری آئے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ دفاتر اور کارخانوں میں آنا جانا آسان ہو جائے گا، ہر ایک کے لیے وقت کی بچت ہوگی۔ وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ تاجروں، صنعت کاروں اور کسانوں کو اس رابطے سے بہت فائدہ ہوگا۔انہوں نے دہلی-این سی آر کے تمام باشندوں کو ان جدید سڑکوں کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے مبارکباد دی۔ پندرہ اگست 2025 کو لال قلعہ کی فصیل سے اپنے خطاب کو یاد کرتے ہوئے، جہاں انہوں نے ملک کی معیشت، خود انحصاری اور خود اعتمادی کے بارے میں تفصیل سے بات کی تھی، وزیراعظم نے کہا 'آج کے بھارت کی تعریف اس کی امنگوں، خوابوں اور قراردادوں سے ہوتی ہے جن کا پوری دنیا اب تجربہ کر رہی ہے۔'انہوں نے کہا کہ جب دنیا بھارت کی طرف دیکھتی ہے اور اس کی ترقی کا جائزہ لیتی ہے تو اس کی پہلی نظر قومی دارالحکومت دہلی پر پڑتی ہے۔ جناب مودی نے دہلی کو ترقی کے ماڈل کے طور پر تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا، جہاں ہر کوئی صحیح معنوں میں محسوس کر سکتا ہے کہ یہ ترقی پذیر اور پراعتماد بھارت کی راجدھانی ہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ پچھلے 11 سالوں میں، حکومت نے اس پیش رفت کو حاصل کرنے کے لیے مسلسل مختلف سطحوں پر کام کیا ہے، وزیراعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کنیکٹیویٹی کے معاملے میں، دہلی۔این سی آر میں گزشتہ دہائی کے دوران بے مثال بہتری دیکھنے میں آئی ہے، خطے میں جدید اور وسیع ایکسپریس ویز کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے جناب مودی نے کہا، ''دہلی۔این سی آر اب میٹرو نیٹ ورک کے لحاظ سے دنیا کے سب سے زیادہ کنیکٹوٹی علاقوں میں شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ خطہ نمو بھارت ریپڈ ریل جیسے جدید نظاموں سے لیس ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ گزشتہ 11 سالوں میں دہلی۔این سی آر میں سفر پہلے کے مقابلے میں کافی آسان ہو گیا ہے۔اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ دہلی کو عالمی معیار کے شہر میں تبدیل کرنے کا عزم جاری ہے، جناب مودی نے کہا کہ آج، ہر کسی نے اس پیش رفت کا خود مشاہدہ کیا ہے۔ دوارکا ایکسپریس وے اور اربن ایکسٹینشن روڈ کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ دونوں سڑکیں بہترین معیار پر تعمیر کی گئی ہیں۔ انہوں نیکہا کہ پیری فیرل ایکسپریس وے کے بعد، اربن ایکسٹینشن روڈ اب دہلی کے بنیادی ڈھانچے اور رابطے کو اہم مدد فراہم کرے گی۔اربن ایکسٹینشن روڈ کی ایک اہم خصوصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، یہ بتاتے ہوئے کہ یہ دہلی کو کچرے کے ڈھیروں سے آزاد کرنے میں بھی مدد کر رہا ہے، وزیراعظم نے بتایا کہ اربن ایکسٹینشن روڈ کی تعمیر میں لاکھوں ٹن فضلہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ کچرے کے ڈھیروں کو کم کر کے سڑک کی تعمیر کے لیے ویسٹ میٹریل کو دوبارہ استعمال کیا گیا ہے۔قریبی بھلسوا لینڈ فل سائٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور اس کے آس پاس رہنے والے خاندانوں کو درپیش شدید مسائل کو تسلیم کرتے ہوئے، جناب مودی نے زور دیا کہ حکومت دہلی کے باشندوں کو اس طرح کے چیلنجوں سے آزاد کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ وزیراعظم نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ محترمہ ریکھا گپتا کی قیادت میں، دہلی حکومت مسلسل دریائے جمنا کی صفائی میں مصروف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جمنا سے 16 لاکھ میٹرک ٹن گاد پہلے ہی نکالا جا چکا ہے۔ جناب مودی نے مزید کہا کہ مختصر وقت کے اندر، دہلی میں 650 دہلی الیکٹرک وہیکل انٹر کنیکٹر الیکٹرک بسیں شروع کی گئی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ شہر میں الیکٹرک بسوں کا بیڑا جلد ہی 2,000 کو عبور کرنے کی امید ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ اقدام گرین دہلی۔کلین دہلی کے منتر کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ ذکر کرتے ہوئے کہ کئی سالوں کے بعد، ان کی پارٹی نے قومی راجدھانی دہلی میں حکومت بنائی ہے، وزیراعظم نے دہلی میں ترقی کی خراب رفتار کے لیے سابقہ حکومتوں پر تنقید کی۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اگرچہ دہلی کو پچھلی حکومتوں کی خرابیسے نکالنا ایک مشکل کام ہے لیکن موجودہ حکومت دہلی کے وقار اور ترقی کو بحال کرنے کی کوشش کرے گی۔ جناب مودی نے اس انوکھی صف بندی پر روشنی ڈالی جس میں اس وقت دہلی، ہریانہ، اتر پردیش اور راجستھان میں ہماری حکومتیں قائم ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ ان بے پناہ آشیرواد کی عکاسی کرتا ہے جو پورے خطے نے ان کی پارٹی اور اس کی قیادت کو عطا کی ہے۔ جناب مودی نے زور دے کر کہا کہ اس ذمہ داری کو پہچانتے ہوئے حکومت دہلی۔این سی آر کی ترقی کے لیے پوری طرح پابند عہد ہے۔انہوں نے نشاندہی کی کہ بعض سیاسی جماعتیں اب بھی عوامی مینڈیٹ کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔انہوں نے کہا کہ ان جماعتوں نے خود کو عوامی اعتماد اور زمینی حقائق دونوں سے دور کر لیا ہے۔ یہ یاد کرتے ہوئے کہ کس طرح چند ماہ قبل دہلی اور ہریانہ کے لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرنے کی سازشیں رچی گئی تھیں، وزیراعظم نے ذکر کیا کہ جھوٹے دعوے کیے گئے تھے کہ ہریانہ کے باشندے دہلی کی پانی کی فراہمی میں زہر گھول رہے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ دہلی اور پورے این سی آر کو اب اس طرح کی منفی سیاست سے آزاد کر دیا گیا ہے، این سی آر کو تبدیل کرنے کے حکومت کے عزم کی توثیق کرتے ہوئے اور یقین ظاہر کیا کہ اس وژن کو کامیابی کے ساتھ پورا کیا جائے گا۔" گڈ جناب مودی نے کہا کہ گورننس ہماری حکومتوں کی پہچان ہے اور ہماری انتظامیہ میں عوام سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی کی مسلسل کوشش شہریوں کی زندگیوں کو آسان بنانا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ عزم پارٹی کی پالیسیوں اور فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہریانہ میں ماضی کی حکومتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، وزیراعظم نے مشاہدہ کیا کہ ایک وقت تھا جب اثر و رسوخ یا سفارش کے بغیر ایک بھی تقرری مشکل تھی۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ ہریانہ میں ان کی حکومت کے تحت لاکھوں نوجوانوں کو مکمل شفاف عمل کے ذریعے سرکاری نوکریاں ملی ہیں۔ انہوں نے اس اقدام کو لگن کے ساتھ جاری رکھنے کے لیے جناب نائب سنگھ سینی کی ستائش کی۔ وزیراعظم نے کہا کہ دہلی میں وہ لوگ جو کبھی کچی بستیوں میں مستقل رہائش کے بغیر رہتے تھے اب انہیں پکے گھر مل رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ جن علاقوں میں پہلے بجلی، پانی اور گیس کے کنکشن جیسی بنیادی سہولیات کی کمی تھی اب انہیں ان ضروری خدمات سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔قومی ترقی کے بارے میں بات کرتے ہوئے جناب مودی نے کہا کہ گزشتہ 11 سالوں میں ملک بھر میں ریکارڈ تعداد میں سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ انہوں نے ریلوے سٹیشنوں کی جاری تبدیلی کو نوٹ کیا اور وندے بھارت جیسی جدید ٹرینوں پر فخر کا اظہار کیا، انہوں نے مزید کہا کہ اب چھوٹے شہروں میں ہوائی اڈے تیار ہو رہے ہیں۔ این سی آر خطے کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے ہوائی اڈوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے بتایا کہ ہنڈن ہوائی اڈے سے اب کئی شہروں کے لیے پروازیں چل رہی ہیں، مزید یہ بتاتے ہوئے کہ نوئیڈا ہوائی اڈہ بھی تکمیل کے قریب ہے۔ جناب مودی نے کہا کہ اس طرح کی ترقی صرف اس لیے ممکن ہوئی ہے کہ ملک نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران اپنے فرسودہ انداز کو تبدیل کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قوم کو جس سطح کے بنیادی ڈھانچے کی ضرورت ہے، اور جس رفتار سے اسے تعمیر کرنے کی ضرورت ہے، ماضی میں حاصل نہیں کیا گیا۔ایسٹرن اور ویسٹرن پیریفرل ایکسپریس ویز کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ دہلی۔این سی آر نے کئی دہائیوں سے ان سڑکوں کی ضرورت محسوس کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی حکومت کے دور میں ان منصوبوں سے متعلق فائلیں چلنا شروع ہوئیں لیکن اصل کام اسی وقت شروع ہوا جب عوام نے ان کی پارٹی کو خدمت کا موقع دیا۔انہوں نے روشنی ڈالی کہ سڑکیں اس وقت حقیقت بن گئی جب مرکز اور ہریانہ دونوں میں ہماری حکومتیں بنیں۔ وزیراعظم نے فخریہ انداز میں کہا کہ آج یہ ایکسپریس ویز امتیاز کے ساتھ قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ترقیاتی پروجیکٹوں کے تئیں بے حسی صرف دہلی۔این سی آر تک ہی محدود نہیں تھی، بلکہ پورے ملک میں پھیلی ہوئی تھی، جناب مودی نے نشاندہی کی کہ پہلے انفراسٹرکچر کے لیے مختص بجٹ بہت کم تھا، اور منظور شدہ پروجیکٹوں کو بھی مکمل ہونے میں برسوں لگ جاتے تھے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ گزشتہ 11 سالوں میں انفراسٹرکچر کے بجٹ میں چھ گنا سے زیادہ اضافہ کیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ توجہ منصوبوں کی تیزی سے تکمیل پر ہے، یہی وجہ ہے کہ دوارکا ایکسپریس وے جیسے اقدامات کو اب عملی شکل دی جا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ ان منصوبوں میں خاطر خواہ سرمایہ کاری سے نہ صرف سہولیات پیدا ہو رہی ہیں بلکہ بڑے پیمانے پر روزگار بھی پیدا ہو رہا ہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ بڑے پیمانے پر تعمیراتی سرگرمیاں لاکھوں افراد کو کام فراہم کرتی ہیں۔ مزدوروں سے لے کر انجینئروں تک، جناب مودی نے مزید کہا کہ تعمیراتی سامان کے استعمال سے متعلقہ فیکٹریوں اور دکانوں میں روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ نقل و حمل اور لاجسٹکس کے شعبے ان پیشرفتوں کی وجہ سے ملازمت کے مواقع میں اضافہ دیکھ رہے ہیں۔ وزیراعظم جناب مودی نے کہا کہ پہلے طویل عرصے تک حکومت کرنے والے لوگوں پر حکمرانی کو اپنا بنیادی مقصد سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی پارٹی کی کوشش شہریوں کی زندگیوں سے حکومت کے دباؤ اور مداخلت دونوں کو ختم کرنا ہے۔ انہوں نے ماضی کے حالات کو واضح کرنے کے لیے ایک مثال پیش کی، دہلی میں صفائی ستھرائی کے کارکنوں کا حوالہ دیتے ہوئے جو صفائی کو برقرار رکھنے میں ایک اہم ذمہ داری نبھاتے ہیں، ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا جیسے ان کے ساتھ غلامی کی گئی ہو۔ جناب مودی نے ایک چونکا دینے والی سچائی کا انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ دہلی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے تحت یہ انتظام تھا کہ اگر کوئی صفائی کارکن پیشگی اطلاع کے بغیر ڈیوٹی پر حاضری دینے میں ناکام رہے تو اسے ایک ماہ تک قید ہو سکتی ہے۔ وزیراعظم نے ایسے قوانین کے پیچھے ذہنیت پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا کہ کس طرح صفائی کے کارکنوں کو معمولی غلطی پر جیل بھیج دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ان لوگوں پر تنقید کی جو اب سماجی انصاف کی بات کرتے ہیں، یہ بتاتے ہوئے کہ انہوں نے ملک میں ایسے غیر منصفانہ قوانین کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ جناب مودی نے اعلان کیا کہ یہ ان کی حکومت ہے جو فعال طور پر ایسے رجعت پسند قوانین کی نشاندہی اور اسے ختم کر رہی ہے۔انہوں نے بتایا کہ حکومت پہلے ہی ایسے سینکڑوں قوانین کو منسوخ کر چکی ہے، اور مہم جاری ہے۔ ہمارے لیے اصلاحات کا مطلب گڈ گورننس کی توسیع ہے، وزیراعظم نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اصلاحات پر مسلسل توجہ دی جا رہی ہے۔انہوں نے اعلان کیا کہ آنے والے دنوں میں زندگی اور کاروبار دونوں کو آسان بنانے کے لیے کئی بڑی اصلاحات متعارف کرائی جائیں گی۔اس کوشش کے ایک حصے کے طور پر جی ایس ٹی میں اگلی نسل کی اصلاحات کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔اس دیوالی پر، شہریوں کو جی ایس ٹی اصلاحات کے ذریعے دوہرا بونس ملے گا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ تمام ریاستوں کے ساتھ مکمل فریم ورک کا اشتراک کیا گیا ہے، جناب مودی نے امید ظاہر کی کہ تمام ریاستیں حکومت ہند کے اس اقدام کے ساتھ تعاون کریں گی۔ انہوں نے اس عمل کو تیزی سے مکمل کرنے پر زور دیا تا کہ اس دیوالی کو اور بھی خاص بنایا جا سکے۔ یہ شامل کرتے ہوئے کہ حکومت کا مقصد جی ایس ٹی کو مزید آسان بنانا اور ٹیکس کی شرحوں پر نظر ثانی کرنا ہے، وزیراعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اس اصلاحات کے فوائد ہر گھر، خاص طور پر غریب اور متوسط طبقے تک پہنچیں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ تمام سطحکے تاجروں کے ساتھ ساتھ تاجروں اور

مرگی اور فالج سمیت وہ دماغی بیماریاں جو گرمی کے باعث مزید سنگین ہو سکتی ہیں

موسمیاتی تبدیلی کے باعث جیسے جیسے ہیٹ ویوز یعنی گرمی کی لہریں شدید تر ہوتی جا رہی ہیں ویسے ویسے سائنس دان یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ شدید گرمی ہمارے دماغ پر کیا اثرات ڈالتی ہے۔ جب جیک کی عمر صرف پانچ ماہ تھی، تو اسے پہلی بار ٹانِک کلانک (بچوں میں مرگی) کا دورہ پڑا، جس میں اس کا ننھا جسم اکڑ گیا اور تیزی سے جھٹکے کھانے لگا۔ اس کی ماں سٹیفنی سمتھ کہتی ہیں کہ اس دن بہت زیادہ گرمی تھی، وہ بہت زیادہ گرم ہو رہا تھا، اور ہم نے اس منظر کو اپنی زندگی کا سب سے خوفناک لمحہ سمجھا لیکن بدقسمتی سے وہ لمحہ بدترین نہیں تھا۔ اس کے بعد سے گرمیوں میں جیک کو بار بار دورے پڑنے لگے۔ جیسے ہی گھٹن والے اور مرطوب دن آتے، گھر والے ہر ممکن طریقہ اپناتے تاکہ جیک کو ٹھنڈا رکھا جا سکے اور دوروں سے بچایا جا سکے۔ جب جیک کی عمر 18 ماہ ہوئی تو جینیٹک ٹیسٹ کے بعد اس میں ڈراویٹ سنڈروم کی تشخیص ہوئی، جو ایک اعصابی بیماری ہے۔ یہ مرگی کی ایک خاص قسم ہے اور تقریباً ہر 15 ہزار بچوں میں سے ایک کو متاثر کرتی ہے۔ اس میں دوروں کے ساتھ ساتھ ذہنی معذوری، آٹزم، اے ڈی ایچ ڈی اور بولنے، چلنے، کھانے اور سونے میں مشکلات جیسی کئی پیچیدگیاں شامل ہوتی ہیں۔ گرمی اور درجہ حرارت میں اچانک تبدیلی اس بیماری کے دورے کو بڑھا سکتی ہے۔ جیک اب 13 سال کا ہو چکا ہے لیکن اس کی ماں کے مطابق وہ موسمی تبدیلی کے ساتھ بے شمار دورے سہہ چکا ہے۔ سمتھ کہتی ہیں کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی گرمی اور ہیٹ ویوز پہلے سے ہی اس تباہ کن مرض میں مبتلا ان کے بیٹے پر مزید بوجھ ڈال رہی ہے۔ یونیورسٹی کالج لندن کے سنجے سیسودیا دماغ پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات پر تحقیق کے سرخیل اور ماہر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ڈراویٹ سنڈروم محض ایک مثال ہے۔ اس کے علاوہ کئی ایسی اعصابی بیماریاں ہیں جو گرمی میں بگڑ جاتی ہیں۔ مرگی کے مرض کے ماہر سیسودیا کہتے ہیں کہ انھیں اکثر مریضوں کے گھر والوں سے سننے کو ملا کہ گرمیوں میں ان کے مسائل بڑھ جاتے ہیں۔ ایسے میں میں نے سوچا کہ دماغ پر موسمیاتی تبدیلی کا اثر کیوں نہ ہو؟ آخرکار، جسم کے درجہ حرارت کو قابو میں رکھنے کے لیے دماغ کے کئی نظام کام کرتے ہیں۔ جب سیسودیا نے سائنسی تحقیق کا جائزہ لیا تو انھیں پتا چلا کہ بڑھتی ہوئی گرمی اور نمی سے مرگی، فالج، دماغی سوزش (انسفیلائٹس)، ملٹیپل سکلروسیس، مائیگرین اور دیگر کئی دماغی بیماریاں بدتر ہو جاتی ہیں۔ انھیں یہ بھی معلوم ہوا کہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات ہمارے دماغوں پر پہلے سے ہی ظاہر ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، سنہ 2003 کی یورپی ہیٹ ویو کے دوران اضافی اموات میں سے تقریباً سات فیصد براہ راست دماغی مسائل سے جڑی ہوئی تھیں۔ سنہ 2022 کے برطانیہ میں آنے والی ہیٹ ویو میں بھی ایسے ہی اعداد و شمار سامنے آئے۔ لیکن گرمی دماغ کے دیگر افعال کو بھی متاثر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر یہ ہمیں زیادہ چڑچڑا، پرتشدد اور افسردہ بنا سکتی ہے۔ اب جبکہ دنیا موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے مزید گرم ہو رہی ہے، تو ہم دماغ پر اس کے اثرات کے متعلق کیا توقع کر سکتے ہیں؟ انسانی دماغ کا درجہ حرارت عام طور پر ہمارے جسم کے اندرونی درجہ حرارت سے صرف ایک ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن دماغ چونکہ جسم کا ایک توانائی خرچ کرنے والا عضو ہے، اس لیے یہ سوچنے، یاد کرنے اور ردِعمل دینے کے دوران خود بھی حرارت پیدا کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جسم کو اسے ٹھنڈا رکھنے کے لیے سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ خون کی گردش کے ذریعے حرارت دور کی جاتی ہے تاکہ دماغ کا درجہ حرارت قابو میں رہے۔ یہ ضروری ہے کیونکہ ہمارے دماغی خلیے گرمی کے لیے بہت حساس ہوتے ہیں۔ اور وہ کیمیائی مادے جو خلیوں کے درمیان پیغامات منتقل کرتے ہیں، وہ بھی درجہ حرارت پر انحصار کرتے ہیں۔ ایسے میں اگر دماغ بہت گرم یا سرد ہو جائے تو یہ مادے مؤثر طریقے سے کام نہیں کرتے۔ سیسودیا کہتے ہیں: ہم پوری طرح نہیں جانتے کہ اس پیچیدہ نظام کے مختلف حصے کس طرح متاثر ہوتے ہیں لیکن ہم اسے ایک گھڑی کی طرح تصور کر سکتے ہیں، جس کے پرزے اب باہمی ہم آہنگی سے کام نہیں کر رہے۔ اگرچہ شدید گرمی ہر کسی کے دماغ کو متاثر کرتی ہے، جیسے فیصلے لینے کی صلاحیت کا متاثر ہونا یا غیر ضروری خطرے مول لینا، لیکن اعصابی امراض میں مبتلا افراد پر اس کے اثرات زیادہ شدید ہوتے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً کچھ بیماریوں میں پسینہ آنا کم ہو جاتا ہے۔ سیسودیا کہتے ہیں: 'تھرمورگولیشن یا جسم کا درجہ حرارت کنٹرول کرنا خود ایک دماغی عمل ہے، اور اگر دماغ کے مخصوص حصے صحیح طریقے سے کام نہ کر رہے ہوں، تو یہ عمل متاثر ہو جاتا ہے۔' مثلاً کچھ اقسام کی ملٹیپل سکلروسیس میں جسم کا بنیادی درجہ حرارت ہی بدلا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، کچھ دوائیں جو اعصابی یا ذہنی بیماریوں جیسے شیزوفرینیا کے علاج میں استعمال ہوتی ہیں، جسم کی حرارت کنٹرول کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہیں، جس سے مریضوں کو ہیٹ سٹروک (یا طبی زبان میں ہائپر تھرمیا) اور گرمی سے موت کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ ہیٹ ویوز اور بطور خاص رات کے وقت بڑھا ہوا درجہ حرارت انسان کی نیند کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ ہمارے مزاج پر اثر انداز ہوتے ہیں اور بعض بیماریوں میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ سیسودیا کہتے ہیں: 'بہت سے مرگی کے مریضوں کے لیے کم یا ناقص نیند دوروں کے خطرے کو بڑھا سکتی ہے۔' شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیٹ ویوز کے دوران ڈیمنشیا (یادداشت کی کمزوری) کے مریضوں کے ہسپتال میں داخلے اور اموات کی شرح بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس کی ایک وجہ عمر بھی ہو سکتی ہے کیونکہ بڑی عمر کے افراد کے لیے جسم کا درجہ حرارت قابو میں رکھنا مشکل ہوتا ہے، لیکن ان کی ذہنی کمزوری بھی شدید گرمی میں خود کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت کھونے لگتی ہے۔ ان کا کافی پانی نہ پینا، کھڑکیاں بند کرنا بھول جانا یا ایسی حالت میں باہر چلے جانا جب نہیں جانا چاہیے وغیرہ بھی چند عوامل ہیں۔ گرمی بڑھنے کا تعلق فالج (سٹروک) کے کیسز اور ان سے ہونے والی اموات میں اضافے سے بھی منسلک بتایا گیا ہے۔ ایک تحقیق میں 25 ممالک میں فالج سے ہونے والی اموات کا ڈیٹا دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ہر 1000 سکیمِک سٹروک کی اموات میں سے گرم ترین دنوں میں اضافی دو اموات ہوتی ہیں۔ برطانیہ میں یونیورسٹی ہاسپٹلز سسیکس کی بزرگ افراد کی ماہر ڈاکٹر بیتھن ڈیوس کہتی ہیں: 'شاید یہ تعداد کم لگے، لیکن چونکہ دنیا بھر میں سالانہ 70 لاکھ افراد فالج سے مرتے ہیں، گرمی اس میں سالانہ 10 ہزار سے زائد اضافی اموات کا باعث بن سکتی ہے۔' وہ اور ان کے ساتھی محققین خبردار کرتے ہیں کہ موسمیاتی تبدیلی آئندہ برسوں میں اس مسئلے کو اور بھی سنگین بنا سکتی ہے۔ ہیٹ ویوز سے فالج کے زیادہ تر اثرات درمیانی اور کم آمدنی والے ممالک پر پڑیں گے، جو پہلے ہی موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہیں اور جہاں فالج کی شرح بھی سب سے زیادہ ہے۔ ڈیوس کہتی ہیں: 'بڑھتا ہوا درجہ حرارت ممالک اور معاشرتی طبقات کے درمیان صحت کے فرق کو مزید بڑھا دے گا۔' 'بڑھتے ہوئے شواہد سے پتا چلتا ہے کہ معمر افراد اور کم آمدنی والے طبقات کے لوگ گرمی سے ہونے والی اموات کے زیادہ خطرات سے دوچار ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق میں پتا چلا ہے کہ گرم ہوتی ہوئی دنیا، نومولود بچوں کے دماغی ارتقا کو بھی متاثر کر رہی ہے۔ لندن کے امپیریل کالج میں عالمی خواتین کی صحت کی پروفیسر جین ہرسٹ کہتی ہیں: 'شدید گرمی کا تعلق حمل کے برے نتائج، مثلاً قبل از وقت پیدائش سے ہے۔ حالیہ سائنسی جائزے میں یہ بات سامنے آئی کہ ہیٹ ویوز کی موجودگی میں قبل از وقت پیدائش کا امکان 26 فیصد تک بڑھ جاتا ہے، جو بچوں میں دماغی ارتقائی تاخیر اور سیکھنے کی صلاحیت پر اثر ڈال سکتا ہے۔ مز ہرسٹ مزید کہتی ہیں: 'تاہم ہم بہت کچھ نہیں جانتے۔ سب سے زیادہ کمزور کون لوگ ہیں اور کیوں ہیں؟ کیونکہ ہر سال تقریباً 13 کروڑ خواتین بچے جنتی ہیں، جن میں سے بہت سی گرم ممالک میں رہتی ہیں، اور ان سب کو یہ مسائل پیش نہیں آتے۔ 'موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہونے والی شدید گرمی دماغ پر اضافی دباؤ ڈال سکتی ہے، جس سے وہ نقصان کے تئیں زیادہ حساس ہو جاتا ہے۔ یہ نقصان وقت کے ساتھ دماغی تنزلی والی بیماریوں (نیوروڈیجنریٹیو) کا باعث بن سکتا ہے۔ گرمی اس رکاوٹ کو بھی متاثر کرتی ہے جو عام طور پر دماغ کی حفاظت کرتی ہے، اسے زیادہ قابلِ نفوذ بنا دیتی ہے، جس سے زہریلے مادے، بیکٹیریا اور وائرس دماغی بافتوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یہ اثر مستقبل میں اس وقت اور اہم ہو جائے گا جب درجہ حرارت بڑھنے کے ساتھ مچھروں کی وہ اقسام بھی پھیلیں گی جو دماغی بیماریاں پیدا کرنے والے وائرس لے کر چلتی ہیں، جیسے زیکا، چکن گنیا اور ڈینگی۔ سوئس ٹراپیکل اینڈ پبلک ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ میں میڈیکل انسیکٹ کے ماہر ٹوبیاس سوٹر کہتے ہیں: 'زیکا وائرس حمل میں موجود بچے پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور مائیکروسیفیلی (چھوٹے سر کی پیدائشی بیماری) کا باعث بن سکتا ہے۔ بڑھتا ہوا درجہ حرارت اور کم سردیاں مچھروں کے افزائش کے موسم کو پہلے شروع اور دیر سے ختم ہونے دیتی ہیں۔' ہیٹ ویوز دماغی افعال پر بہت طرح سے اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر یہ دماغی خلیوں کے برقی سگنلز، خودکشی کے خطرات، موسم کے باعث پریشانی (کلائمٹ اینگزائٹی) اور اعصابی بیماریوں کی دواؤں کے استحکام تک پر یہ اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ لیکن بڑھتا ہوا درجہ حرارت دماغ پر کس حد تک اثر انداز ہوتا ہے، یہ اب بھی سائنسی تحقیق کا موضوع ہے۔ گرمی مختلف لوگوں پر مختلف انداز میں اثر کرتی ہے، کچھ گرم موسم میں بہتر محسوس کرتے ہیں، کچھ کو یہ ناقابلِ برداشت لگتی ہے۔ ڈاکٹر سیسودیا کے مطابق: 'یہ فرق شاید کئی عوامل پر منحصر ہے، جن میں سے ایک جینیاتی حساسیت ہو سکتی ہے۔ 'جینیاتی فرق ان پروٹینز کی ساخت پر اثر ڈال سکتے ہیں، جو کسی شخص کو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے لیے زیادہ حساس بنا سکتے ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں: 'ایسے جینیاتی رجحانات ہو سکتے ہیں جو صرف مخصوص ماحولیاتی دباؤ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر موسمیاتی تبدیلی کا عمل یوں ہی جاری رہا تو جو چیزیں آج صرف اعصابی مریضوں میں دیکھی جا رہی ہیں، وہ کل صحت مند لوگوں کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔' اب بھی کئی سوالات کے جوابات باقی ہیں۔ مثال کے طور پر، دماغ پر سب سے زیادہ اثر کس چیز کا ہوتا ہے؟ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت؟ ہیٹ ویو کا دورانیہ؟ یا رات کا درجہ حرارت؟ یہ ہر فرد یا ہر بیماری کے لحاظ سے مختلف ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ جاننا کہ کون خطرے میں ہے اور کیوں، انتہائی ضروری ہے تاکہ ہم ان کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کر سکیں۔ ان اقدامات میں ابتدائی وارننگ سسٹمز یا دہاڑی مزدوروں کے لیے گرمی کی وجہ سے روزگار کے ضیاع کی تلافی کے لیے انشورنس جیسے طریقے شامل ہو سکتے ہیں۔ جب جولائی سنہ 2023 کو تاریخ کا سب سے گرم مہینہ قرار دیا گیا تو اقوامِ متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے اس وقت اعلان کیا کہ 'عالمی حدت (گلوبل وارمنگ) کا دور ختم ہو چکا ہے، اب عالمی ابال (گلوبل بوائلنگ) کا دور آ گیا ہے۔' ایسے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی نہ صرف آ چکی ہے بلکہ شدت اختیار کر رہی ہے۔ گرم دماغوں کا دور ابھی شروع ہی ہوا ہے۔

اللہ کی قدرت: بارش میں قدرتی نظام

اللہ تعالیٰ بادلوں کے ذریعہ اتنی بلندی سے بارش برساتے ہیں کہ اگر وہ اپنی رفتار سے زمین پر گرتی تو زمین میں بڑے بڑے گڑھے ہو جاتے اور تمام جاندار، حیوانات، پیڑ پودے، کھیتی باڑی سب فنا ہو جاتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فضا میں اپنی قدرت سے اتنی رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں کہ تیز رفتار بارش ان سے گذر کر جب زمین پر آتی ہے تو انتہائی دھیمی ہو جاتی ہے، جس سے دنیا کی تمام چیزیں تباہ و برباد ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ بے شک یہ اللہ کا قدرتی نظام ہے جو بارش کو اتنے اچھے انداز میں برساتا ہے۔

ایک فرض کے بارے میں: صلہ رحمی کرنا

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو لوگ اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں، اس کے مضبوط کر لینے کے بعد، اور اُن تعلقات کو توڑتے ہیں، جن کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد مچاتے ہیں؛ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں''۔ [سورۂ بقرہ:27] خلاصہ: رشتے، ناطے اور تعلقات کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔

خوفناک منظرنامے میں جاری کنٹرول کی جنگ: کیا مصنوعی ذہانت پوشیدہ ہتھیاروں سے انسانوں کو ختم کر دے گی؟

ایک تحقیقی مقالے میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ سنہ 2027 تک مصنوعی ذہانت انتہائی خطرناک شکل اختیار کر لے گی اور ایک دہائی کے عرصے میں یہ انسانیت کے ناپید ہونے کا سبب بنے گی۔اس تحقیقی مقالے کے بعد ٹیکنالوجی کی دنیا میں ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔اس تحقیقی مقالے کا نام اے آئی2027 ہے، جو مصنوعی ذہانت کے شعبے کے بااثر ماہرین کے ایک گروپ نے شائع کیا۔اس مقالے کے سامنے آنے کے بعد بہت سی ایسی ویڈیوز وائرل ہوئی ہیں جس میں اس امکان کے حوالے سے بحث کی جا رہی ہے۔بی بی سی نے اے آئی ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے اس مقالے میں کی جانے والی پیشگوئیوں کے چند مناظر کو دوبارہ تخلیق کیا اور اس مقالے کے اثرات کے بارے میں ماہرین سے بات کی ہے۔اس مقالے میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ سنہ 2027 میں اوپن برین نامی ایک افسانوی امریکی ٹیک کمپنی ایک ایسا اے آئی تیار کر لیتی ہے، جو اے جے آئی (مصنوعی جنرل انٹیلیجنس) جیسی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے، ایک انتہائی اہم اور بہت زیادہ مشہور سنگ میل جس کے مطابق مصنوعی ذہانت سوچنے سمجھنے کے ساتھ ساتھ ہر کام انسانوں سے بہتر انداز میں کر سکے گی۔اس کے بعد کمپنی اس سنگ میل کا جشن مناتی ہے اور اس بارے میں مختلف پریس کانفرنس کرتی ہے کیونکہ لوگوں کی جانب سے اس اے آئی ٹول کو اپنانے کے بعد ان کے منافع میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔لیکن اس مقالے میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ کمپنی کی حفاظتی ٹیم کو ایسے اشارے ملنے لگتے ہیں کہ اے آئی کی اخلاقیات میں دلچسپی بہت کم ہونے لگی ہے لیکن کمپنی ان وارننگز کو نظرانداز کرتی ہے۔اس افسانوی منظرنامے میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ ڈیپ سینٹ نامی چین کا ایک سرکردہ اے آئی گروپ امریکی کمپنی اوپن برین سے کچھ ماہ ہی پیچھے ہے۔امریکی حکومت انتہائی ذہین اور سمارٹ اے آئی تیار کرنے کی دوڑ میں ہارنا نہیں چاہتی اور اسی لیے اس منصوبے میں سرمایہ کاری جاری رہتی ہے اور یہ دوڑ تیز تر ہو جاتی ہے۔اس مقالے کے مطابق سنہ 2027 تک اے آئی انتہائی ذہین ہو جائے گی اور اس کی رفتار اور اس کے پاس موجود علم اپنے خالق یعنی انسان سے بھی زیادہ ہو گا۔اتنی ذہین کہ اس کا سیکھنے کا عمل کبھی نہیں رکے گا اور یہ اپنی تیز رفتار کمپیوٹر لینگویج بھی تخلیق کر لے گی، حتی کہ اے آئی کے پرانے ورژن بھی اس کا مقابلہ نہیں کر پائیں گے۔اے آئی کی بالادستی کے لیے چین کے ساتھ دشمنی اور مقابلے کی وجہ سے یہ امریکی کمپنی اور حکومت اس کے حوالے سے ملنے والی وارننگز کو مسلسل نظرانداز کرتے رہیں گے۔اس منظرنامے میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ سنہ 2029 میں چین اور امریکہ کے درمیان کشیدگی ممکنہ جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے کیونکہ ہر ملک کے حریف اے آئی خوفناک نئے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔تاہم محققین کے مطابق پھر ان ملکوں میں مصنوعی ذہانت کی مدد سے ہی امن معاہدہ ہو جائے گا اور اے آئیز انسانیت کی بہتری کے لیے ضم ہونے پر متفق ہو جائیں گے۔چیزیں کچھ برسوں کے لیے بہت اچھی ہو جائیں گی کیونکہ دنیا انتہائی ذہین اے آئیز کے حقیقی فوائد کو سمجھنے لگے گی۔اس منظرنامے میں آگے جا کر بتایا جاتا ہے کہ زیادہ تر بیماریوں کے علاج دریافت کر لیے گئے ہیں، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات ختم ہو گئے ہیں اور دنیا سے غربت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔لیکن آخرکار 2030 کی دہائی کے وسط میں کسی وقت انسانیت اے آئی کے بڑھتے عزائم کے لیے پریشانی بن جائے گی۔محققین کا خیال ہے کہ اور پھر اے آئی انسانوں کو پوشیدہ حیاتیاتی ہتھیاروں سے مار ڈالے گی۔اگرچہ کچھ لوگ اے آئی 2027 کو مسترد کر رہے ہیں لیکن اس مقالے کے مصنفین کی ایک پہچان ہے اور ان کا تعلق منافع بخش اے آئی فیوچر پروجیکٹ سے ہے، جو مصنوعی ذہانت کے اثرات کی پیشگوئی کے لیے قائم کیا گیا تھا۔اے آئی 2027 کے ایک مصنف ڈینیئل کوکوٹا جلو کو ماضی میں مصنوعی ذہانت کی پیشرفت کے حوالے سے درست پیشگوئیاں کرنے کے لیے جانا جاتا ہے۔اے آئی 2027 کے بڑے ناقدین میں سے ایک امریکی مصنف اور سائنسدان گیری مارکس ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ منظرنامہ ناممکن نہیں لیکن ایسا بہت جلد ہونے کا کوئی امکان نہیں۔اس دستاویز کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ ان منظرناموں کو بہت واضح انداز میں پیش کرتی ہے، جس سے لوگ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یہ اچھی بات ہے لیکن میں اسے سنجیدگی سے نہیں لوں گا کہ ایسا ہی ہو گا۔گیری مارکس کا کہنا ہے کہ اے آئی کے مختلف ملازمتوں پر اثرات جیسے خطرے زیادہ اہم مسائل ہیں۔میرے خیال سے اس میں یہ سبق ہے کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اے آئی کی وجہ سے خراب ہو سکتی ہیں۔کیا ہم اس حوالے سے قواعد وضوابط اور بین الاقوامی معاہدوں پر صحیح کام کر رہے ہیں۔گیری مارکس اور دوسرے ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ مقالہ اس حوالے سے وضاحت دینے میں ناکام ہے کہ اے آئی ذہانت اور دوسری صلاحیتوں میں یہ سنگ میل کیسے حاصل کرے گی۔وہ بغیر ڈرائیور والی کاروں کی سست اور حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کی جانے والی ٹیکنالوجی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔چینی ٹیکنالوجی کی ماہر اور کنگز کالج لندن میں اکنامکس اور انوویشن کی ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر یوندان گونگ کے مطابق چین میں اس مقالے کے حوالے سے بات چیت کم ہے۔وہ کہتی ہیں کہ اے آئی 2027 کے بارے میں زیادہ تر بحث غیر رسمی فورمز یا ذاتی بلاگز پر ہو رہی ہے، جو اسے سیمی سائنس فکشن کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔اس نے چین میں بحث یا پالیسی کی طرف توجہ کو متحرک نہیں کیا جیسا کہ ہم امریکہ میں دیکھ رہے ہیں۔ڈاکٹر گونگ چین اور امریکہ کے درمیان اے آئی کی بالادستی کی دوڑ کے تناظر میں فرق کی طرف بھی اشارہ کرتی ہیں۔چند روز قبل شنگھائی میں ہونے والی عالمی اے آئی کانفرنس میں چینی وزیر اعظم لی کیانگ نے مصنوعی ذہانت پر عالمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے کام کرنے والے ممالک کے وژن کی نقاب کشائی کی۔

انھوں نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ چین ٹیکنالوجی کو مربوط اور ریگولیٹ کرنے میں مدد کرے۔یہ کانفرنس امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اے آئی ایکشن پلان شائع کرنے کے چند دن بعد ہوئی۔ٹرمپ کے ایکشن پلان کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ امریکہ اے آئی کے شعبے میں غلبہ حاصل کرے۔صدر ٹرمپ نے اس ایکشن پلان کے دستاویز میں کہا کہ امریکہ کی قومی سلامتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ تکنیکی شعبے میں عالمی سطح پر غلبہ حاصل کرے اور اسے برقرار رکھے۔یہ الفاظ اے آئی 2027 میں پیش کیے جانے والے منظرنامے کی توسیع کرتے ہیں جس کے مطابق امریکی سیاست دان مشینوں پر کنٹرول کھونے کے کسی بھی خطرے سے پہلے اے آئی کی دوڑ جیتنے کو ترجیح دیں گے۔اے آئی 2027: مصنوعی ذہانت کے شعبے میں اس بارے میں کیا بات ہو رہی ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ اس مقالے کو بڑی حد تک بڑی اے آئی کمپنیوں کی طرف سے نظرانداز کیا گیا یا اس سے گریز کیا جا رہا ہے۔یہ کمپنیاں ہر وقت زیادہ سمارٹ ماڈلز تیار کرنے کے لیے ایک دوسرے کے خلاف مقابلہ کر رہی ہیں۔اور ٹیکنالوجی کی یہ کمپنیاں اے آئی کے مستقبل کے حوالے سے جو ویژن پیش کرتی ہیں وہ اے آئی 2027 سے بہت مختلف ہے۔چیٹ جی پی ٹی کے بانی سیم آلٹمین نے حال ہی میں کہا ہے کہ انسان ڈیجیٹل سپر انٹیلیجنس بنانے کے قریب ہے، جس سے ایسا بے ضرر انقلاب آئے گا جس سے انسانوں کو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اے آئی کے ساتھ ہم آہنگی کے مسائل پر قابو پانے کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ انتہائی ذہین مشینیں انسانیت کی خواہشات کے مطابق ہیں۔تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ آئندہ دس سال میں اس حوالے سے بہت سی چیزیں آگے بڑھیں گی کیونکہ ہم سے زیادہ ہوشیار مشینیں بنانے کی دوڑ اب جاری ہے۔

دھامی کابینہ کا بڑا فیصلہ، حکومت اقلیتی اداروں سے متعلق نیا قانون لائے گی۔

دہرادون ۔۔اتراکھنڈ کی دھامی کابینہ نے اتوار کو ایک تاریخی فیصلہ لیا ہے۔یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اتراکھنڈ اقلیتی تعلیمی ادارے ایکٹ 2025 کو آئندہ اسمبلی اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔اب تک اقلیتی تعلیمی ادارے کا درجہ صرف مسلم طبقہ کو حاصل تھا۔مجوزہ بل کے تحت اب دیگر اقلیتی برادریوں جیسے سکھ، جین، عیسائی، بدھ مت اور پارسیوں کو بھی یہ سہولت ملے گی۔ملک میں یہ پہلا ایسا ایکٹ ہوگا جس کا مقصد ریاست میں اقلیتی برادریوں کے ذریعہ قائم کردہ تعلیمی اداروں کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیم کے معیار اور بہترین مظاہرہ کو یقینی بنانے کے لیے ایک شفاف عمل قائم کرنا ہے۔ایکٹ کی اہم خصوصیات-اتھارٹی کی تشکیل-اتراکھنڈ ریاستی اقلیتی تعلیمی اتھارٹی ریاست میں تشکیل دی جائے گی، جو اقلیتی تعلیمی ادارے کا درجہ فراہم کرے گی۔لازمی شناخت-مسلم، عیسائی، سکھ، بدھ، جین یا پارسی کمیونٹی کے ذریعہ قائم کردہ کسی بھی تعلیمی ادارے کے لیے اقلیتی تعلیمی ادارے کا درجہ حاصل کرنے کے لیے اتھارٹی سے تسلیم حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ادارہ جاتی حقوق کا تحفظ-یہ ایکٹ اقلیتی تعلیمی اداروں کے قیام اور آپریشن میں مداخلت نہیں کرے گا، لیکن اس بات کو یقینی بنائے گا کہ تعلیم کے معیار اور عمدہ کو برقرار رکھا جائے۔لازمی شرائط- شناخت حاصل کرنے کے لیے، تعلیمی ادارے کا سوسائٹی ایکٹ، ٹرسٹ ایکٹ یا کمپنی ایکٹ کے تحت رجسٹر ہونا ضروری ہے۔زمین، بینک اکاؤنٹس اور دیگر اثاثے ادارے کے نام ہونے چاہئیں۔مالی بے ضابطگیوں، شفافیت کی کمی یا مذہبی اور سماجی ہم آہنگی کے خلاف سرگرمیوں کی صورت میں شناخت واپس لی جا سکتی ہے۔نگرانی اور امتحان - اتھارٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ تعلیم اتراکھنڈ اسکول ایجوکیشن بورڈ کے طے کردہ معیارات کے مطابق فراہم کی جائے اور طلباء کی تشخیص منصفانہ اور شفاف ہو۔اس ایکٹ کے ذریعے ریاست میں اقلیتی طبقات کے تعلیمی اداروں کو اب ایک شفاف عمل کے ذریعے تسلیم کیا جائے گا۔تعلیم کے معیار کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے آئینی حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے گا۔ریاستی حکومت کو اداروں کے کام کی نگرانی کرنے اور وقتاً فوقتاً ضروری ہدایات جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

اسرائیل نے اصرار کیا کہ حماس کو مکمل طور پر غیر مسلح ہونا ہوگا اور مستقبل کے غزہ میں اس کا کوئی کردار نہیں ہوگا

تل ابیب اور بحیرہ روم کے ساحل پر واقع شہروں کے سیکولر اسرائیلی مرکزی دھارے میں، مجھے اسرائیل کے جنگ کے طرز عمل کے انصاف کے بارے میں کچھ شکوک وشبہات نظر آئے۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے اندر، ایک کچی سڑک کے نیچے، ایش کودیش نامی ایک یہودی بستی ہے، جو چھوٹی چھوٹی بستیوں کے ایک کمپلیکس کا حصہ ہے۔ صرف ایک نسل پہلے یہ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر قافلوں کا مجموعہ تھے، لیکن اب یہاں ترقی دکھائی دیتی ہے۔ لاس اینجلس سے تعلق رکھنے والے سات بچوں کے والد آرون کاٹزوف نے سیٹلرز کے نام سے ایک وائنری اور ایک بار بنایا ہے جو مغربی امریکہ کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ وہ اپنی شراب کو مائع پیشن گوئی کا لیبل لگاتے ہیں۔ جب میں وہاں گیا تو بہت سے گاہک مسلح تھے۔ ایک سپاہی یونیفارم میں تھا اور وہ برگر کے ساتھ ریڈ وائن پی رہا تھا اور اس کی گود میں ایم 16 پڑی تھی۔ دیگر نے بار کے پیچھے اپنے ہتھیار رکھے ہوئے تھے۔ ایک خاتون نے نائن ایم ایم کی پسٹل اپنے رنگ برنگے لباس کے ساتھ لٹکا رکھی تھی۔ وہاں کونے میں ایک نوجوان بیٹھا تھا جس کا نام ایرن تھا۔ وہ کہنے لگا غزہ میں ایک مدت کے بعد تنا میں کمی آئی ہے۔ ایرن اب بھی ریزرو فوجی افسر کی حیثیت سے کام کر سکتے ہیں وہ غزہ میں بطور آئی ڈی ایف افسر لڑتے رہے ہیں اور انھیں اسرائیل کے اقدامات کے جائز ہونے کے بعد میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ غزہ کی ٹنل میں آ۔ دیکھو کہ آکسیجن نہ ہونے کا مطلب کیا ہوتا ہے اور نمی اور گرمی کے اندر شدت پسندوں سے لڑنے کی کوشش کرنا جو کہ بچوں اور خواتین کے پیچھے چھپے ہیں اور تم پر گولی چلانا چاہتے ہیں۔ اے سی والے کمرے میں بیٹھ کر جو لوگ یہ کر رہے ہیں ان پر بات کرنا آسان ہوتا ہے، جنگ آسان نہیں ہے۔ جب میں نے ان سے پوچھا کیا کہ بہت سے اسرائیلی جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں تو جنگ کب ختم ہوگی۔ اس نے کہا کبھی کبھی آپ ہمیشہ وہ حاصل نہیں کر سکتے، جیسے آپ چاہتے ہیں کہ سب کچھ ونڈر لینڈ ہو، لیکن دنیا ایسی نہیں ہے۔ چیزوں میں وقت لگتا ہے اور یہ افسوسناک ہے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ 7 اکتوبر 2023 تک ہزاروں اسرائیلی عدالتی نظام کو تبدیل کرنے کے منصوبوں کے خلاف سڑکوں پر احتجاج کر رہے تھے، اسے وہ جمہوریت پر حملے کے طور پر دیکھتے تھے۔ شینڈلن کہتی ہیں کہ یہ جنگ سے بہت پہلے سے ہی ایک غیر مقبول حکومت رہی ہے۔ ایک بار جب جنگ شروع ہوئی، تو جیسا بہت سے دیگر ممالک میں ہوتا ہے کہ حکومت کی حمایت میں اضافہ ہوتا ہے یہاں حکومت اپنی حمایت مکمل طور پر کھو بیٹھی۔ نتن یاہو کی سیاسی بنیاد اسرائیل کے دائیں بازو پر ہے۔ اور یہ ان کے اس اصرار کو تسلیم کرتی ہے کہ حماس پر مکمل فتح تک جنگ ختم نہیں ہوسکتی۔ لیکن وہ اب بھی حزب اختلاف کی جماعتوں سے پیچھے ہیں۔ انھوں نے ایسے شواہد کی طرف اشارہ کیا ہے جن کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے عہدے پر رہنے کے لیے جنگ کو طول دے رہے ہیں۔ ایک نجی شہری کی حیثیت سے انہیں سلامتی کی ناکامیوں کی قومی تحقیقات کا سامنا کرنا پڑے گا جس نے حماس کو 7 اکتوبر 2023 کو اپنی کارروائیوں کے آغاز کا موقع دیا۔ بدعنوانی کے الزامات پر ان کا طویل عرصے سے چل رہا مقدمہ اتنا سنگین ہے کہ ممکنہ طور پر جیل کی سزا پانے کے امکانات بھی ہیں۔ ان کے اتحاد میں شامل انتہا پسند قوم پرستوں، وزیر خزانہ بیزایل سموٹریچ اور قومی سلامتی کے وزیر ایتامر بن گویر نے دھمکی دی ہے کہ اگر انھوں نے حماس کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کیا تو وہ ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیں گے۔ وہ نہ صرف حماس کی شکست چاہتے ہیں بلکہ غزہ کا الحاق، فلسطینیوں کا انخلا اور ان کی جگہ یہودی آبادکاروں کو چاہتے ہیں۔ لیکن دوسری جانب یرغمالیوں کے اہل خانہ نے نتن یاہو سے اپیل کی ہے کہ یرغمالیوں کی موت سے پہلے حماس کے ساتھ معاہدہ کریں۔ لیکن وزیراعظم نے مکمل فتح تک لڑائی کرنے اور ایک نئے حملے کا اعلان کیا جس نے بہت سے یرغمالی خاندانوں کو پریشان کر دیا ہے اور اسرائیل کے بہت سے اتحادیوں نے اس کی مذمت کی ہے۔ نتن یاہو کے منصوبوں کی آئی ڈی ایف کی موجودہ قیادت نے بھی مذمت کی۔ ان کے چیف آف سٹاف جنرل ایال ضمیر نے واضح کیا کہ وہ غزہ میں ایک نئی جنگ کے نتن یاہو کے منصوبے کی مخالفت کرتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق انھوں نے کابینہ کو بتایا کہ اس سے یرغمالیوں کو خطرہ ہوگا اور انسانی بحران مزید خراب ہوگا۔ جنرل ضمیر کی تعیناتی رواں برس مارچ میں ہوئی تھی جب ان کے پیش رو نے وزیراعظم کے ساتھ جنگ کے معاملے پر اختلاف کی وجہ سے استعفی دے دیا تھا۔ اس جنگ نے سیکولر آبادی اور مذہبی دائیں بازو کے درمیان اسرائیل کی سب سے تلخ تقسیم کو بھی وسیع کر دیا ہے۔ تل ابیب میں سیکولر اسرائیلیوں اور یروشلم میں ان کے مذہبی ہم وطنوں کے مظاہروں کے درمیان چپقلش دو مختلف ممالک کے درمیان سفر کرنے کی طرح محسوس ہوسکتی ہے۔ جنگ ہمیشہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ لیکن اسرائیل کے سخت گیر مذہبی قوم پرست دائیں بازو کے کچھ لوگوں کے لیے یہ ایک موقع بھی ہے، یہاں تک کہ معجزات کا بھی وقت ہے جو مسیحا کی آمد کا اعلان کرتا ہے۔ اسموٹریچ کی مذہبی صہیونی پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک وزیر اورٹ سٹرک نے گزشتہ موسم گرما میں کہا تھا کہ جنگ نے واقعات کو اپنی سمت موڑ دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے نقطہ نظر سے یہ ایک معجزے کے دور کی طرح ہے۔ کچھ لوگ اسرائیل کو تورات کی حکمرانی والی ریاست میں تبدیل کرنے کے لیے خدا کی طرف سے دی گئی ایک کھلی جگہ کو دیکھتے ہیں، جو خدا کا قانون ہے جو موسی پر نازل کیا گیا تھا اور عبرانی صحیفوں کی پانچ کتابوں میں بیان کیا گیا تھا۔ جنگ بھی نقشے کو تبدیل کرنے کی ان کی خواہش کو تیز کرسکتی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ خدا نے بحیرہ روم اور دریائے اردن کے درمیان کی ساری زمین یہودیوں کو دے دی ہے۔ فلسطینیوں کی کم ہوتی ہوئی تعداد کے لیے کوئی جگہ نہیں دی جاسکتی جو اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ غزہ اور مغربی کنارے میں ایک آزاد ریاست کے قیام کے ذریعے اسرائیل کے ساتھ امن قائم کرنا ممکن ہے جس کا دارالحکومت مشرقی یروشلم میں ہوگا۔ سموٹریچ نے کہا ہے کہ یہودی ریاست دریائے اردن کے دونوں کناروں پر ہونی چاہیے، جو اردن پر قبضہ کرے اور شام کے دارالحکومت دمشق تک پھیل جائے۔ مذہبی قوانین میں توسیع حکومت کی پالیسی نہیں ہے اور نہ ہی دریائے اردن کے پار اسرائیل کی سرحدوں کو وسعت دینا ہے۔ لیکن فلسطینی ریاست کو روکنا نتن یاہو اتحاد کی بنیاد ہے۔ اور یہ اتحاد صرف اس وقت تک حکومت میں رہ سکتا ہے جب تک اسموٹریچ اور بین گویر اس کی حمایت کرنے پر راضی ہو جائیں۔ اس سے انھیں وزیراعظم پر غیر متناسب اثر ورسوخ حاصل ہوتا ہے۔ 6 مئی کو سموٹریچ نے غزہ اور مغربی کنارے کے بارے میں اپنا وژن پیش کیا جو فلسطینی ایک ریاست کے لیے چاہتے ہیں۔ برطانیہ سمیت زیادہ تر مغربی حکومتیں اسرائیل کے ساتھ مل کر فلسطینی ریاست کو اس تنازعے سے بچنے کا واحد راستہ سمجھتی ہیں جو عربوں اور یہودیوں دونوں کی خواہش کے مطابق ایک صدی سے زائد عرصے سے جاری ہے۔ اس کے بجائے سموٹریچ نے کہا کہ چھ ماہ کے اندر غزہ کی آبادی زمین کے ایک تنگ ٹکڑے تک محدود ہو جائے گی۔ باقی علاقہ مکمل طور پر تباہ اور خالی ہو جائے گا۔ غزہ میں فلسطینی مکمل طور پر مایوس ہوں گے، یہ سمجھتے ہوئے کہ غزہ میں کوئی امید نہیں ہے اور تلاش کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اور وہ دوسری جگہوں پر ایک نئی زندگی شروع کرنے کے لیے نقل مکانی کی تلاش میں ہوں گے۔

پرانے اور تاریخی شہر یروشلم میں اتوار 3 اگست کو بہت سے فلسطینیوں نے دکانیں اور کاروبار بند کر دیے اور سڑکوں سے دور رہے کیونکہ اسرائیلی یہودیوں نے تیشابی او کا جشن منایا تھا۔ یہ بابلیوں کی طرف سے یروشلم کے پہلے یہودی ہیکل اور رومیوں کے ذریعہ اس کے دوسرے ہیکل کی تباہی پر سوگ کا دن ہے۔ (بابلیوں کی تشریح: بابل سے تعلق رکھنے والا، موجودہ عراق کا ایک قدیم شہر بابل ہے جو سلطنت بابل اور کلدانی سلطنت کا درالحکومت تھا۔) وہ علاقہ جہاں مندر قائم ہوئے وہ بعد میں مسلمانوں کے لیے تیسرا مقدس ترین مقام بن گیا جس میں اب مسجد اقصی غالب ہے جہاں مسلمانوں کا خیال ہے کہ پیغمبرِ اسلام نے مکہ سے اپنا رات کا سفر ختم کیا تھا۔ ایک ایسے علاقے میں امن برقرار رکھنے کی کوشش کرنا جو اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے لیے ایک مذہبی اور قومی علامت ہے، قوانین اور رسم ورواج کا ایک مجموعہ، جسے سٹیٹس کو کہا جاتا ہے کا مشاہدہ کیا جانا چاہیے۔ ایک قاعدہ کے مطابق مسجد اقصی کے احاطے میں یہودیوں کی نماز ادا کرنے پر پابندی ہے، جسے فلسطینی مقدس حرم کے نام سے جانتے ہیں۔ بین گویر کی حوصلہ افزائی سے حالیہ برسوں میں اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ تیشہ بنو کے موقع پر وہ خود نماز کی امامت کے لیے وہاں گئے، ایک ایسی حرکت جسے نازک اور کشیدہ مقدس شہر میں کچھ لوگوں نے اشتعال انگیز سیاسی اقدام کے طور پر دیکھا۔ ان کے درجنوں پیروکار اور بھاری ہتھیاروں سے لیس پولیس اہلکار جنھیں وہ قومی سلامتی کے وزیر کے طور پر حکم دیتے ہیں پرانے شہر کی تنگ گلی سے گزرتے ہوئے اس جگہ کے دروازوں سے گزر رہے تھے جسے اسرائیلی ٹیمپل ماؤنٹ کہتے ہیں۔ دعا کے ساتھ ساتھ انھوں نے یروشلم میں اپنی موجودگی اور دعاں کو غزہ کی جنگ اور اسرائیل کو تبدیل کرنے کے طریقے سے جوڑنے والی تقریر کی۔ انھوں نے کہا کہ بھوکے دو اسرائیلی یرغمالیوں کی ویڈیوز ریاست اسرائیل کو دبا میں لانے کی کوشش ہے جس کی مزاحمت کی جانی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ ٹیمپل ماؤنٹ سے جہاں ہم نے ثابت کیا کہ خودمختاری اور حکمرانی کی جاسکتی ہے یہاں سے ہمیں ایک پیغام دینا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ آج ہی ہم پورے غزہ کی پٹی کو فتح کریں، پوری غزہ پٹی کی خودمختاری کا اعلان کریں، حماس کے ہر شخص کو ہٹا دیں اور رضاکارانہ ہجرت کی حوصلہ افزائی کریں۔ صرف اسی طریقے سے ہم یرغمالیوں کو واپس کرسکیں گے اور جنگ جیت سکیں گے۔ بین گویر کے جانے کے بعد ان کے نوجوان مذہبی حامیوں کا ایک بڑا مجمع ایک لمبے ڈھکے ہوئے آرکیڈ میں نماز ادا کرنے کے لیے رکا ہوا تھا۔ ان کی دعاں کی آواز پتھر کی چھت سے گونج رہی تھی۔ دو نوجوان خواتین، اٹیریٹ اور تامر، جو مذہبی یادگار کے بارے میں غمگین تھیں لیکن مستقبل کے بارے میں بظاہر پرجوش تھیں، نے وضاحت کی کہ وہ کیوں مانتی ہیں کہ ٹیمپل ماؤنٹ یہودیت کا دل ہے۔ اٹیریٹ نے کہا کہ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے یرغمالیوں کو واپس چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سب کو امن حاصل ہو۔ یہ صرف ہمارے دلوں کا نہیں بلکہ پوری دنیا کا دل ہے۔ جب خدا یہاں آئے گا تو دنیا کو امن ملے گا۔ انھوں نے وضاحت کی کہ وہ اس مقام پر تیسرے مندر کی تعمیر کے لیے ہر روز دعا کرتے ہیں۔ یہ ہزاروں سالوں سے ہمارا گھر ہے، اور اب ہم یہاں واپس آئے ہیں، ہمیں اپنا گھر چاہیے۔ جب میں نے پوچھا کہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کا کیا ہوگا جو اب وہاں کھڑے ہیں تو انھوں نے کہا کہ وہ نہیں جانتے۔ اٹیریٹ اور تمر نرم روحیں لگ رہی تھیں جو مذہبی جوش وخروش سے بھری ہوئی تھیں۔ سینیئر سفارتی ذرائع کے مطابق اسرائیل اور اس کے عرب ہمسایہ ممالک میں سکیورٹی سروسز کے لیے ڈرانا خواب یہ ہے کہ ایک متشدد یہودی انتہا پسند مسجد اقصی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتا ہے تاکہ تیسرا مندر تعمیر کیا جاسکے۔ سیاسی منظر نامے کے دوسرے سرے پر ایک مصنف اور نتن یاہو کے سخت ناقد ایورم برگ ہیں، جو اسرائیل کے سب سے نمایاں وسطی بائیں بازو کے سیاست دانوں میں سے ایک ہوا کرتے تھے۔ وہ 1999 سے 2003 تک پارلیمنٹ کنیسیٹ کے سپیکر رہے اور اس سے قبل وہ یہودی ایجنسی اور عالمی صہیونی تنظیم کی صدارت کر چکے ہیں۔ آج وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو جنگ کو ملک کو تبدیل کرنے کے معجزانہ موقع کے طور پر نہیں دیکھتے ہیں۔ برگ کا کہنا ہے کہ اسرائیلی مذہبی جوش وخروش اور نفسیاتی مایوسی کے درمیان الجھے ہوئے ہیں۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ کوئی درمیانی راستہ نہیں ہے۔ کچھ اسرائیلی، حکومت کی اکثریت کا خیال ہے کہ ہم ایک معجزاتی دور میں رہ رہے ہیں۔ یہ ایک موقع ہے۔ جو خدا نے دیا ہے۔ یہ تاریخ کے ساتھ کسی چیز کو دوبارہ ترتیب دینے، دوبارہ منظم کرنے کے لیے زندگی میں ایک بار یہ موقع دیا جاتا ہے۔ اور بہتسے اسرائیلی محسوس کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کس لیے؟ اس کا کیا مطلب ہے؟ مجھے قیمت کیوں ادا کرنی پڑے گی؟ یہ ایک بے معنی جنگ ہے۔ اسرائیلی حکومت کے خلاف یہ نفسیاتی مایوسی اور غصہ نتن یاہو کے استعفے کا مطالبہ کرنے والے باقاعدگی سے ہونے والے مظاہروں میں پایا جاسکتا ہے۔ تل ابیب میں ایک گرم اور مرطوب رات کو حکومت کے سیکولر مخالفین نے نیلے اور سفید ستارے ڈیوڈ کا پرچم لہرایا، نعرے لگائے اور ڈھول بجاتے رہے یہاں تک کہ وہ قومی ترانے کے لیے خاموش کھڑے رہے۔ اس کے بعد انھوں نے فوج اور پولیس کے ریٹائرڈ تجربہ کار کمانڈروں کی تقریریں سنیں جن میں جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ نتن یاہو حکومت کے خلاف کئی عوامی ریلیوں کے منتظم نواروز الیو نے بیک سٹیج پر اپنا موقف بیان کیا۔ ہم نتن یاہو کی حکومت کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں، لیکن خاص طور پر ایک معاہدے کے تحت تمام یرغمالیوں کو فوری طور پر واپس لانا چاہتے ہیں، جس سے غزہ میں نتن یاہو کی جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا، جو اس وقت مکمل طور پر سیاسی ہو چکی ہے اور نتن یاہو اور ان کے شراکت داروں کی اپنی سیاسی بقا کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ کچھ لوگ شاید حماس کی پوزیشن بار بار بیان کرنے پر اس پر الزام لگائیں۔ ایک سال سے زیادہ عرصے تک حماس کے مذاکرات کاروں نے اس شرط پر تمام یرغمالیوں کو واپس کرنے کی پیشکش کی کہ اسرائیلی دفاعی افواج یرغمالیوں کی واپسی کے بعد دوبارہ جنگ کی جانب نہیں جائے گا۔ پھر بھی اسرائیل نے اصرار کیا کہ حماس کو مکمل طور پر غیر مسلح ہونا ہوگا اور مستقبل کے غزہ میں اس کا کوئی کردار نہیں ہوگا اور اسرائیل کے پاس غزہ کی سکیورٹی کا کنٹرول ہوگا اور یہ بھی طے کرنے کی آزادی ہوگی کہ آگے کیا کرنا ہے۔ لیکن مس روسیا لیوان تجاویز کو مسترد کرتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سیز فائر کا معاہدہ حماس کے لیے فتح کی مانند ہوگا۔ وہ پروپیگنڈا ہے اور ہمارے پاس ایک بڑی فوج ہے۔۔۔ جو کہ غزہ کی پٹی کے باہر رہ سکتی ہے اور صرف سرحدوں کی حفاظت کرسکتی ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ جب تک وہ غزہ کو فتح کرنے اور غزہ کے لوگوں کو منتقل کرنے کا تصور یا خواہش نہیں رکھتے تب تک وہاں رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم اس بہانے پر یقین نہیں کرتے کہ ہم اسرائیل کے لوگوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اگر آپ ہماری حفاظت کرنا چاہتے تو آپ اس جنگ کو ختم کر دیتے تاکہ اسرائیل کے لوگوں کی دوبارہ آبادکاری ہو سکے اور معاشرے کی بحالی ہو سکے۔

غزہ کے معاملے میں منقسم اسرائیل: جنگ مکمل طور پر سیاسی ہو چکی ہے جو نتن یاہو کی بقا کے سوا کچھ نہیں

بنیامن نتن یاہو جو سب سے زیادہ عرصے تک اسرائیل کے وزیراعظم کے عہدے پر رہنے کا اعزاز رکھتے ہیں اور اب تک ملک کی سیاست میں ایک سب سے نمایاں اور غالب طاقت ہیں غزہ جنگ کے بارے میں اپنے اس موقف سے پیچھے نہیں ہٹے جو ان کے خیال میں بنیادی سچائی ہے۔تقریبا دو برس پہلے جب حماس نے اسرائیل پر حملہ کیا تھا تب سے وہ اسرائیل کے اندر اور بیرونی دنیا کو مسلسل یہ پیغام دے رہے ہیں۔انھوں نے واضح طور پر تب یہ بات کہی جب انھوں نے غزہ کی پٹی پر 28 اکتوبر 2023 کو زمینی حملے کا حکم دیا تھا۔ یہ اسرائیل پر حملے کے تین ہفتوں بعد کی بات ہے اور تب سے اب تک وہ مسلسل اپنے موقف کو کئی بار دوہرا چکے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ہم اپنے وطن کے دفاع کے لیے لڑیں گے۔ہم لڑیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ہم زمین، سمندر اور فضا میں لڑیں گے۔ ہم زمین پر اور اس کے اندر موجود دشمنوں کو تباہ کر دیں گے۔ ہم لڑیں گے اور ہم جیتیں گے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ بدی پر اچھائی کی فتح ہو گی، اندھیرے پر روشنی کی، موت پر زندگی کی۔اس جنگ میں ہم ثابت قدم رہیں گے، پہلے سے کہیں زیادہ متحد، اپنے مقصد کے حصول کے لیے یکسو ہیں۔انھوں نے اپنی تقریر میں ونسٹن چرچل کے ہم ساحلوں پر لڑیں گے کے نعرے کو اپنایا جو انھوں نے جون 1940 میں شمالی فرانس میں جرمنی کے ہاتھوں برطانیہ کی شکست اور ڈنکرک سے 338، 000 سے زیادہ اتحادی فوجیوں کے انخلا کے بعد لگایا تھا۔اس سے پہلے چرچل نے اپنے مشہور خطاب میں برطانیہ سے کہا کہ ہم کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔انھوں نے انھیں اس حقیقت سے نہیں بچایا تھا کہ انھیں ایک بڑی فوجی تباہی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔حماس نے 7 اکتوبر کو ایک ہی دن میں اسرائیل کو بدترین شکست دی اور یہ خوف کہ وہ سرحدیں توڑ سکتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہلاک اور یرغمال بنا سکتا ہے، اسرائیل میں اب بھی بہت موجود ہے۔ یہ جنگ کے بارے میں رویے بنانے کے لیے ایک بڑی وجہ ہے کہ کس طرح سے یہ لڑی جا رہی ہے، اور یہ کس طرح ختم ہو سکتی ہے۔بہت کم اسرائیلیوں اپنے مقصد کے منصفانہ ہونے پر کبھی شک کیا ہوا ہے لیکن نتن یاہو کا یہ بیان کہ وہ پہلے سے کہیں زیادہ متحد ہوں گے تقریبا دو سال بعد اسرائیل کی صورتحال سے مختلف نہیں ہے۔

غزہ کی صورتحال پر اسرائیلیوں کی رائے کیا ہے؟

تل ابیب میں ہزاروں اسرائیلی نتن یاہو کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، ان سب نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھا رکھے ہیں جن پر اسرائیل کے ہاتھوں غزہ میں قتل ہونے والے بچوں کے نام درج ہیں۔ان میں سے بہت سی تصاویر ایسی ہیں جن پر ان بچوں کی مسکراتی ہوئی تصویر ہے اس دن کی جب وہ پیدا ہوئے تھے اور اس دن کی بھی جب وہ مارے گئے۔ جن بچوں کی تصاویر نہیں تھی ان کی تصویر کی جگہ ڈرائنگ میں ایک پھول بنایا گیا تھا۔ یہ خاموش احتجاج جو غزہ میں ہونے والے قتل عام کو روکنے کے لیے کیے جا رہے ہیں دن بدن بڑھتے جا رہے یں۔ کچھ احتجاج ان ہوائی اڈوں کے باہر بھی ہو رہے ہیں جہاں وہ ان پائلٹس کی توجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو غزہ میں بمباری کرنے کے لیے پہنچ رہے ہیں۔لیکن یہ احتجاج اب بھی اکثریت کا موقف نہیں اقلیتی حیثیت رکھتے ہیں۔تیمینہ پرٹز احتجاج کی منتظمین میں شامل ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ احتجاج کا آغاز 18 مارچ کے بعد ہوا تھا جب اسرائیل نے حماس کے ساتھ سیز فائر کو ختم کیا تھا اور پھر سے جنگ شروع کی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمیں پتہ چلا کہ فقط اسی ایک ہی ہفتے کے دوران کتنے بچے ہلاک ہوئے، میں نے اس صورتحال میں جب لوگوں کی نسل کشی ہو رہی تھی لوگ بھوک کا شکار تھے خاموش رہنے سے انکار کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ گلیوں میں ہمیں لوگوں کی جانب سے بہت اچھا ردعمل مل رہا ہے جیسے کہ لوگ کہہ رہے ہیں شکریہ اور بہت سے لوگ ہمیں لعن تعن کر رہے ہیں جو کہ ان تصاویر سے بہت زیادہ غصے میں ہیں اور یہ ان کے لیے پریشان کن ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا انھیں غدار کہا جاتا ہے تو ان کا کہنا تھا ہاں بالکل، بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم جس انداز میں سوچتے ہیں یا جیسے ہم کرتے ہیں تو ہمیں غزہ چلے جانا چاہیے وہاں جا کر رہنا چاہیے۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ نہیں سمجھ سکتے کہ ریاست پر تنقید کرنے کا بنیادی خیال دراصل جمہوریت کی جڑا ہوا ہے۔رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق اسرائیل کی دفاعی افواج غزہ میں جب آخری سیز فائر ختم کرنے کے بعد مارچ میں غزہ میں داخل ہوئیں تو اس وقت بہت سے اسرائیلیوں کو غزہ میں متاثرہ فلسطینوں کے بارے میں کوئی تشویش نہیں تھی۔ رواں برس جولائی کے آخری دنوں میں اسرائیلی ڈیماکریسی انسٹیٹیوٹ کی جانب کیے گئے ایک سروے میں پتہ چلا کہ 78 فیصد اسرائیلی یعنی کہ آبادی کا چوتھائی حصہ یہ سمجھتا ہے کہ جنگ میں اسرائیل مناسب حد تک یہ کوشش کر رہا ہے کہ غزہ میں موجود فلسطینیوں کو غیرضروری تکالیف سے نہ گزرنا پڑے۔رائے عامہ جاننے والوں نے ایک سوال یہ بھی پوچھا کہ اسرائیلی شہریوں کو غزہ کی آبادی میں قحط اور دیگر مسائل کے حوالے سے سامنے آنے والی رپورٹس پر تشویش ہوتی ہے۔سروے میں شامل افراد میں سے 79 فیصد نے کہا کہ انھیں کوئی پریشانی نہیں۔تاہم اسرائیل میں رہنے والے فلسطینی عرب جو کہ اقلیت ہیں میں سے 86 فیصد سے جب یہی سوال پوچھا گیا تو ان کا کہنا تھا کہ وہ بہت زیادہ یا کسی حد تک پریشان ہیں۔نتن یاہو اور ان کے وزرا اور ترجمان اس بات پر مصر ہیں کہ حماس، اقوام متحدہ ، عینی شاہدین، امدادی کارکنان اور غیر ملکی حکومتیں غزہ میں انسانی بحران کے بارے میں جھوٹ بول رہے ہیں۔دس اگست کو بین الاقوامی میڈیا کے لیے کی جانے والی پریس کانفرنس میں نتن یاہو نے غزہ میں غدائی قلت کی رپورٹس کی مذمت کی اور کہا کہ وہ جھوٹ کا پول کھولنا چاہتے ہیں۔۔۔۔غزہ میں اگر کوئی غذائی قلت کا شکار ہے تو وہ ہمارے یرغمالی ہیں۔وہ کئی سالوں سے اسرائیل پر تنقید کو یہودیوں کی مخالفت سے تشبیہ دیتے رہے ہیں۔بھوک اور آئی ڈی ایف کے فوجیوں کی جانب سے خوراک کی تلاش میں میں سرگرداں فلسطینیوں کی ہلاکت کے واقعات جنھیں برطانیہ، فرانس اور جرمنی سمیت اسرائیل کے اتحادیوں نے یقین اور مذمت کی ہے۔ اس پر اسرائیلی وزیراعظم کہتے ہیں کیا انہیں یورپ میں یہودیوں پر ظلم وستم کی طویل تاریخ کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ان کا کہنا تھا کہ ہم سے کہا جاتا تھا کہ ہم مسیحی معاشرے میں کیڑے مکوڑے پھیلا رہے ہیں، کہا جاتا تھا کہ ہم کنوں میں زہر ڈال رہے ہیں، ہمیں کہا گیا تھا کہ ہم مسیحی بچوں کو ان کے خون کے لیے ذبح کر رہے ہیں۔ پھر جوں جوں یہ جھوٹ دنیا بھر میں پھیلے، ان کے بعد ہولناک قتل عام اور نقل مکانی شروع ہوئی، آخر کار ان سب کا بدترین قتل عام ہوا ، ہولوکاسٹ۔آج یہودی ریاست کو بھی اسی طرح بدنام کیا جا رہا ہے۔

ہم صدماتی دور میں ہیں، یرغمالی مر رہے ہیں

پرٹز کا الزام ہے کہ اسرائیلی میڈیا فلسطینیوں کی مشکلات اور اموات کو نہیں دکھاتا۔ یہ قومی سطح پر موضع گفتگو بنا جب سنیچر کو شام کے ایک ٹاک شو میں ایا برکوک نامی میزبان جو کہ ایک سابق فٹ بالر ہیں نے اس پر بات کی۔ یہ موضوع قومی گفتگو کے مرکز کے قریب پہنچ گیا جب اسے ہفتہ کی شام ایک مقبول ٹیلی ویژن ٹاک شو میں اٹھایا گیا جس کی میزبانی ویسٹ ہیم یونائیٹڈ کے سابق فٹ بالر ایال برکووچ نے کی۔اس پروگرام میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والے ایک مہمان اسرائیلی صحافی ایمانیول ایلباز فلپس تھے۔ وہ ہمیشہ کی طرح یرغمالیوں اور ان کے خاندانوں کی مشکلات پر بات کر رہے تھے اور ان کا موضوع گفتگو وہ اسرائیلی سپاہی تھے جو غزہ میں لڑتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔ پھر انھوں نے مجھے بتایا کہ میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ بطور صحافی میری ڈیوٹی تھی کہ میں وہ بات کروں جس پر اسرائیلی ٹی وی نے زیادہ بات نہیں کی۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے فقط یہ کہا کہ اس جنگ میں بہت سے فلسطینی بھی غزہ میں مارے جا رہے ہیں، وہ ایک سادہ سی بات تھی، کوئی سیاسی بیان نہیں تھا۔ لیکن اس کو سننے کے لیے برداشت نہیں تھی۔اس بات پر آوازیں اٹھیں۔ ایال برکوک نے پیچھے نہ ہٹ کر اپنا نام بنایا۔ایلبز فلپس جو کہ فرانسیسی ٹی وی کی بھی نامہ نگار ہیں نے ایال کے ردعمل کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ اس نے کہا مجھے غزہ کے لوگوں کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ میرے دشمن ہیں، میں نے اس کے جواب میں کہا آپ مجھے یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو ان اندوہناک تصاویر کے بارے میں پریشان ہونا چاہیے جو کہ وہاں سے آ رہی ہیں۔ پھر ایال نے ایلبز سے کہا ضرور آپ اپنا موقف بیان کر سکتے ہیں۔ یہ اسرائیل میں عوامی رائے کی نمائندگی ہے۔لیکن پھر ایلبز نے اسرائیلی صحافیوں کے کام کا دفاع کیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ 95 فیصد تک اسرائیلی حکومت کے فیصلوں کو دنیا جانتی ہے اسے اسرائیلی صحافی ہی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔لیکن میرے خیال میں اس میں بہت فرق ہوتا ہے جب آپ کسی چیز کے بارے میں بات کر رہے ہوتے ہیں اور کسی چیز کو دکھا رہے ہوتے ہیں۔ اور آپ غزہ کی تصویر اوپر سے دکھاتے ہیں تا کہ لوگوں کو بتا سکیں کہ آئی ڈی ایف زمینی لڑائی کیسے جیت رہی ہے۔آپ کے پاس انسانوں کی کہانیاں نہیں ہیں، آپ کے پاس دکھانے کو چہرے نہیں ہیں۔۔۔۔ کیونکہ اسرائیلی تکلیف میں ہیں اور کہانیاں بھی اسرائیل کے اندر ہی بن ہو رہی ہیں۔ایلبز فلپس کا ماننا ہے کہ اسرائیلی ابھی بھی سات نومبر کو پیش آنے والے سانحے سے نمٹ رہے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ بیرونی دنیا غزہ کو کور کر رہی ہے اور غزہ کی آبادی کو جو تکالیف اٹھانی پڑ رہی ہیں ان پر بات کر رہی ہے، اور یہ درست بھی ہے لیکن وہاں یہ درست نہیں، میرا خیال ہے کہ اس چیز کو تسلیم کرنا ہے کہ اسرائیل کے لوگ کس قدر ٹراما میں ہیں۔ان کا ماننا ہے کہ اسرائیلی ابھی ٹراما کے بعد میں دور میں نہیں بلکہ اب بی صدمے میں ہیں۔ یرغمالی سرنگوں کے اندر مر رہے ہیں۔لوگ حکومت سے بھیک مانگ رہی ہے کہ وہ ایک ایسا طریقہ تلاش کریں جس سے یرغمالیوں کے لیے کوئی معاہدہ طے پا سکے۔ایلبز کہتی ہیں کہ جب تک یرغمالی گھر نہیں آ جاتے تب تک شاید کسی کے زخم نہ بھریں۔اسرائیلی عوام کا دکھ اور وہ اب بھی سات اکتوبر سے کس قدر متاثر ہو رہے ہیں یہ ایک ایسی بات ہے جو بیرونی دنیا کے لیے مکمل طور پر سمجھنا مشکل ہے۔خیال یہ کیا جاتا ہے کہ اب بھی 20 کے قریب یرغمالی اب بھی غزہ میں ہیں۔کسی بھی سیاسی نظریے کے حامی تمام اسرائیلی حال ہی میں غزہ میں موجود دو فاقہ زدہ نوجوان یرغمالیوں کی ویڈیوز دیکھ کر خوف زدہ ہیں۔میری ملاقات پولسٹر ڈھلیا سے ہوئی جنھوں نے اکثر نتن یاہو کی جانب سے جنگ کے فیصلے کو روزنامہ ہارٹز میں چھپنے والے اپنے کالمز میں اکثر تنقید کا نشانہ بنایا۔اکتوبر 2023 سے اب تک تل ابیب کے فوجی ہیڈ کواٹر کے پاس یرغمالیوں کے سکوائر پر متاثرہ خاندان اکھٹے ہوتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کی واپسی کے لیے مطالبہ کرتے ہیں۔وہ کہتی ہیں اسرائیلوں میں سے زیادہ تر جو کہ جنگ کے خاتمے کی حمایت کرتے ہیں اس کی وجہ یرغمالیوں کی واپسی کا مطالبہ ہے۔غزہ کے لوگوں کے لیے اسرائیلوں میں کوئی پریشانی نہ ہونے کے بارے میں بات کرتے ہوئے پولسٹر ڈھلیا نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے اسرائیلی یہ سمجھتے ہیں کہ حماس کی جانب سے غزہ کی صورتحال کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے یا خود سے گھڑا جا رہا ہے۔وہ مزید کہتی ہیں کہ اسرائیلی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مسئلہ پیغام رسانی کا ہے۔ اسرائیلی ایک طویل عرصے سے پی آر کے جنون میں مبتلا

2026 کے اختتام سے پہلے ہندوستان کی لاجسٹک لاگت سنگل ہندسہ پر آجائے گی: نتن گڈکری

نئی دہلی،۔ یونین روڈ ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے وزیر نتن گڈکری نے اتوار کو کہا کہ میں پی ایم مودی کے ساتھ ملک کے لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ 2026 کے اختتام سے پہلے ہندوستان کی لاجسٹک لاگت سنگل ڈیجٹ میں آجائے گی، جو ہماری برآمدات کے لیے بہت اہم ہوگی اور ہم مزید مسابقتی بن جائیں گے۔ وزیراعظم مودی نے یو ای آر-2 (اربن ایکسٹینشن روڈ-2) اور دوارکا ایکسپریس وے کے دہلی حصے کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ دونوں پروجیکٹ دہلی این سی آر کے لوگوں کو ٹریفک جام سے بڑی راحت فراہم کریں گے۔ لاجسٹک لاگت کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ کہوں کہ ان شاہراہوں کی وجہ سے دہلی میں ٹریفک جام کا مسئلہ 50 فیصد تک کم ہوجائے گا تو مجھے لگتا ہے کہ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی۔ ان منصوبوں میں ہم نے دہلی کو مختلف مقامات سے جوڑا ہے۔ پی ایم مودی کے ذریعہ دیئے گئے روڈ میپ میں لاجسٹک لاگت کو کم کرنے کی بات کی گئی ہے۔ ہمارے ملک کی لاجسٹک لاگت 14 سے 16 فیصد ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ چین کی لاجسٹک لاگت 8 فیصد اور یورپ اور امریکہ کی لاجسٹک لاگت 12 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلور آئی آئی ایم، آئی آئی ٹی کھڑگپور اور آئی آئی ٹی کانپور کے ذریعہ کئے گئے مطالعہ میں کہا گیا ہے کہ بہتر سڑکوں کی وجہ سے ہماری لاجسٹک لاگت میں 6 فیصد کمی آئی ہے۔ مرکزی وزیر گڈکری نے کہا کہ ہائی سپیڈ کوریڈورز کے درمیان باہم ربط پیدا کرنے کے لیے نئی لنک سڑکوں پر ایک مطالعہ کیا گیا ہے، خاص طور پر این سی آر میں۔ اس سے بھاری ٹریفک کو شہر سے باہر موڑنے میں مدد ملے گی، خاص طور پر دہلی کو کٹرا ایکسپریس وے سے یو ای آر-2 سے جوڑنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ جموں کشمیر، پنجاب سے ہوائی اڈے اور دہلی-ممبئی ایکسپریس وے سے براہ راست رابطہ یو ای آر-2 سے دستیاب ہوگا۔ یو ای آر-2 سے دہلی دہرادون روڈ سے بھی رابطہ ہے۔ دہرادون سے ہوائی اڈے تک آنے والی گاڑیوں کے لیے متبادل سفر کا وقت جو کہ دو سے ڈھائی گھنٹے ہے، اب گھٹ کر 45 منٹ رہ جائے گا۔ مرکزی وزیر گڈکری نے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں کہا کہ دہلی سے دہرادون ایکسپریس وے تک نوئیڈا، فرید آباد رابطہ ہوگا، جو مشرقی دہلی کے بائی پاس کے طور پر کام کرے گا۔ شمالی، جنوبی، مغربی دہلی سے نوئیڈا فرید آباد تک سیدھا راستہ بھی ہوگا۔ ہم شیو مورتی نیشنل منڈیلا مارگ پر ایک سرنگ بنانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں، جس سے مہیپال پور اور رنگ پوری میں ٹریفک جام سے راحت ملے گی اور دہلی سے گروگرام تک نقل و حرکت میں بھی آسانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایمس مہیپال پور گروگرام ایلیویٹڈ کوریڈور مہرولی گروگرام روڈ پر اندرونی بیرونی رنگ روڈ پر ٹریفک جام کو کم کرے گا۔

این ڈی اے 23 اگست سے اسمبلی حلقوں میں ورکر کانفرنس کرے گا۔ اتحاد کے اہم رہنما شریک ہوں گے۔

پٹنہ،۔ بہار میں اس سال اسمبلی انتخابات ہونے جارہے ہیں۔ دونوں اتحاد اب اس کے لیے میدان میں اتر رہے ہیں۔ جہاں آج سے این ڈی اے اتحاد کی ووٹر رائٹس یاترا شروع ہونے جارہی ہے وہیں این ڈی اے اب اسمبلی حلقوں میں ورکر کانفرنسیں کرنے جارہی ہے۔ جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے ریاستی دفتر میں آج نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی طرف سے ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس پریس کانفرنس کے دوران اس کا اعلان کرتے ہوئے بی جے پی کے ریاستی صدر دلیپ کمار جیسوال نے کہا کہ این ڈی اے 23 اگست سے بہار بھر کے اسمبلی حلقوں میں ورکر کانفرنسیں منعقد کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلے میں 42 اسمبلی حلقوں میں ورکر کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ سات مرحلوں میں تمام 243 اسمبلی حلقوں میں ورکر کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ یہ پروگرام 23 اگست سے شروع ہوگا اور تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن میں تقریباً 14 اجلاس منعقد کئے جائیں گے۔ بی جے پی صدر نے کہا کہ اس میں این ڈی اے کے تمام لیڈران موجود ہوں گے۔ تمام قائدین مختلف پروگراموں میں شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں بہار کی ترقی کی کہانی لوگوں کو سنائی جائے گی۔ بہار میں حکومت نے جس طرح سے کام کیا ہے، اس کی کامیابیاں عوام کو بتائیں گی۔ اس دوران 'سوشاسن آپ کے دوارا' کے تحت آج این ڈی اے کی جانب سے جے ڈی یو دفتر سے ایک رتھ کو روانہ کیا گیا۔ دراصل جنتا دل یونائیٹڈ کی کئی خواتین اس رتھ میں سوار تھیں۔ اس پریس کانفرنس میں جے ڈی یو کے ریاستی صدر امیش سنگھ کشواہا، ایل جے پی (رام ولاس) کے ریاستی صدر راجو تیواری، ایچ اے ایم کے ریاستی صدر انیل کمار اور آر ایل ایم او کے ریاستی صدر مدن چودھری نے میڈیا سے خطاب کیا۔ یہاں اس پریس کانفرنس میں جے ڈی یو کے ریاستی صدر امیش سنگھ کشواہا نے انڈیا بلاک کی ووٹر رائٹس یاترا کے سلسلے میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو کی جوڑی کو پپو اور ٹپو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں شہزادے پارٹی بچانے کی مہم پر نکلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ان کی قیادت میں 90 الیکشن ہار چکے ہیں اور دوسرا نہ پڑھائی میں کامیاب ہوا اور نہ ہی کرکٹ میں۔ وہ سب گراؤنڈ سے ہار چکے ہیں۔ دونوں یوراج کو عوام نے مستقل طور پر گھر بھیج دیا ہے۔ راہل گاندھی کا نام لیے بغیر انھوں نے کہا کہ انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی دادی کے دور میں ایمرجنسی نافذ کی گئی تھی اور آر جے ڈی کے یوراج کی پارٹی کے دور حکومت میں بندوق کی نوک پر ووٹ لیے گئے تھے۔ ووٹ چھیننے والے دونوں لیڈر آج ووٹ کے حق کی بات کرتے ہیں۔

ووٹر رائٹس یاترا' آئین کو بچانے کی لڑائی ہے، ووٹوں کی نہیں: راہل گاندھی

ساسارام،۔ لوک سبھا اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے اتوار کو بہار میں ووٹر رائٹس یاترا کا آغاز کیا۔ قبل ازیں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ یاترا ووٹوں کی نہیں آئین بچانے کی لڑائی ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بہار کے عوام ووٹ چوری نہیں ہونے دیں گے۔ اس موقع پر آر جے ڈی صدر لالو یادو سمیت گرینڈ الائنس کی تمام آئینی جماعتوں کے لیڈروں نے شرکت کی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے

راہل گاندھی نے کہا کہ یہ آئین کو بچانے کی لڑائی ہے۔ بی جے پی اور آر ایس ایس پورے ملک میں آئین کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھی الیکشن ہوتے ہیں یہ لوگ جیت جاتے ہیں۔ مہاراشٹر کے انتخابات پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتخابات سے پہلے تمام رائے عامہ کے سروے کہہ رہے تھے کہ انڈی اتحاد الیکشن جیتے گا۔ لوک سبھا میں عظیم اتحاد جیت جاتا ہے، لیکن ہم چار ماہ میں ہار جاتے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کارروائی کی گئی تو انکشاف ہوا کہ الیکشن کمیشن نے جادو سے ایک کروڑ نئے ووٹرز بنائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اتنے ہی ووٹ ملے، لیکن جتنے بھی نئے ووٹر بنائے گئے وہ بی جے پی اتحاد میں گئے۔ اس دوران انہوں نے کرناٹک انتخابات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ جب میں نے ووٹ چوری پر پریس کانفرنس کی تو الیکشن کمیشن نے مجھ سے حلف نامہ طلب کیا۔ الیکشن کمیشن کہتا ہے، آپ حلف نامہ دیں کہ آپ کا ڈیٹا درست ہے۔ یہ ڈیٹا الیکشن کمیشن کا ہے، مجھ سے بیان حلفی کیوں مانگا جارہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ بہار کے عوام ووٹ چوری نہیں ہونے دیں گے کیونکہ ووٹ کا حق صرف غریب اور کمزور لوگوں کو ہے۔ سب جانتے ہیں کہ کمیشن کیا کر رہا ہے۔ ہم الیکشن کمیشن کو ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ مرکزی حکومت پر الزام لگاتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ این ڈی اے ارب پتیوں کے ساتھ حکومت چلاتی ہے۔ آپ اپنا ووٹ ڈالیں، آپ کا ووٹ چوری ہوگیا اور آپ کا سارا پیسہ 5-6 ارب پتیوں کو دے دیا گیا۔ ذات پات کی مردم شماری پر بحث کرتے ہوئے کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ دباؤ میں آکر انہوں نے ذات پات کی مردم شماری کرانے کا اعلان کیا، لیکن وہ 50 فیصد ریزرویشن کی دیوار کو توڑنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم آئیں گے تو ذات پات کی مردم شماری بھی کرائیں گے اور 50 فیصد ریزرویشن کی رکاوٹ کو بھی ختم کریں گے۔ یہی نہیں ہم ووٹ چوری نہیں ہونے دیں گے۔

بی ایم سی کبوتروں کے گھروں میں کنٹرول شدہ خوراک پر شہریوں سے تجاویز طلب کرتا ہے۔

ممبئی،۔ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے شہر کے کبوتر خانوں میں کبوتروں کو کنٹرول شدہ خوراک فراہم کرنے کے بارے میں شہریوں سے تجاویز طلب کی ہیں۔ بی ایم سی نے کہا ہے کہ اسے اس موضوع پر تین الگ الگ درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن پر حتمی فیصلہ لینے سے پہلے عام لوگوں کی رائے لینا ضروری ہے۔ بی ایم سی انتظامیہ کو دادر پچن ہاؤس ٹرسٹ بورڈ، یاسمین بھنسالی اینڈ کمپنی اور جانوروں اور پرندوں کے حقوق کی کارکن پلوی پاٹل سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان درخواستوں میں تجویز کیا گیا ہے کہ کبوتروں کو بے قابو ہوکر کھانا کھلانے کے بجائے انہیں مقررہ وقت اور کنٹرول مقدار میں کھانا فراہم کیا جائے۔ بی ایم سی نے اب شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ویب سائٹ پر دی گئی ان درخواستوں کا جائزہ لیں اور بتائیں کہ کبوتروں کو کبوتروں کے گھروں میں مقررہ وقت پر کھانا کھلانا چاہیے یا نہیں اور اپنے اعتراضات یا تجاویز پیش کریں۔ لوگ 18 اگست سے 29 اگست تک اپنی رائے بی ایم سی کو بھیج سکتے ہیں۔ اس کے لیے ایک ای میل آئی ڈی بھی جاری کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اپنے اعتراضات/تجاویز تحریری طور پر دینا چاہتا ہے تو وہ مقررہ مدت میں دفتری دنوں کے دوران ایگزیکٹیو ہیلتھ آفیسر، تیسری منزل، ایف ساؤتھ ڈویژن آفس بلڈنگ، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مارگ، پریل، ممبئی-400012 پر جمع کرا سکتے ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اگست کے اوائل میں، ممبئی پولیس نے عوامی مقامات پر کبوتروں کو کھانا کھلانے کا شہر کا پہلا مجرمانہ مقدمہ درج کیا تھا۔ یہ مقدمہ نامعلوم افراد کے خلاف درج کیا گیا۔ کبوتروں کو اس طرح کھانا کھلانا اب انڈین جسٹس کوڈ کے تحت قابل سزا جرم ہے۔ کبوتروں کی بے قابو آبادی کے انسانی صحت پر سنگین منفی اثرات کے پیش نظر عوامی مقامات پر کھانا کھلانا جرم تصور کیا جاتا ہے۔

جھارکھنڈ: کانئیں بند سابق وزیر یوگیندر ساؤ کے پانچ باؤنسر ہنگامہ آرائی اور ٹرانسپورٹروں پر حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار

ہزاری باغ،۔ ہزاری باغ پولیس نے اتوار کو سابق وزیر اور کانگریس لیڈر یوگیندر ساؤ کے پانچ باؤنسروں کو گرفتار کیا۔ ان پر ہفتہ کے روز این ٹی پی سی کی چٹی باریاتو کوئلہ کانوں کو زبردستی بند کرنے اور وہاں موجود ٹرانسپورٹروں اور ڈرائیوروں پر حملہ کرنے کا الزام ہے۔ پولیس نے بتایا کہ گرفتار کیے گئے پانچوں ملزمان ہریانہ کے رہنے والے ہیں اور انہیں یوگیندر ساؤ کے دفتر سے پکڑا گیا ہے۔ گرفتاری کے وقت سابق وزیر یوگیندر ساؤ اور ان کی بیٹی اور سابق ایم ایل اے اور کانگریس کے قومی سکریٹری امبا پرساد بھی دفتر میں موجود تھے۔ ہزاری باغ ضلع کے برکا گاؤں تھانہ علاقے میں واقع چٹی باریاتو کانوں کی انتظامیہ اور سابق وزیر یوگیندر ساؤ کے درمیان گزشتہ کئی دنوں سے تنازعہ چل رہا ہے۔ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب این ٹی پی سی نے یوگیندر ساؤ کی اہلیہ اور سابق ایم ایل اے نرملا دیوی کے چمنی اینٹوں کے بھٹے کی باؤنڈری وال کو منہدم کر دیا، جو مبینہ طور پر کان کی زمین پر غیر قانونی طور پر کام کر رہی تھی۔ اس کے بعد یوگیندر ساؤ، ان کے حامیوں اور باؤنسروں نے نہ صرف کانوں کا کام روک دیا بلکہ ٹرانسپورٹروں اور مزدوروں کو بھی مارا پیٹا۔ اس کے بعد ٹرانسپورٹر یونین نے برکا گاؤں تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی۔ واقعے کے بعد پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے اتوار کو پانچ باؤنسروں کو حراست میں لے لیا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ اس کیس کے دیگر ملزمان کی بھی نشاندہی کی جارہی ہے اور ان کی گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ برکا گاؤں پولیس اسٹیشن انچارج نے بتایا کہ اس سے قبل بھی اس تنازعہ کے سلسلے میں یوگیندر ساؤ کے آٹھ حامیوں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امن وامان پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اور کیس میں ملوث تمام افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

لالو یادو کے دور میں راہل گاندھی بہار آتے تو اغوا کر لیے جاتے: سنجے جیسوال

موتیہاری،۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے جیسوال نے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی کے ووٹر رائٹس ٹور پر طنز کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاحت کے لیے آیا ہوں، آرام سے کرو۔ انہوں نے کہا کہ نتیش کمار کی حکومت میں بہار میں کافی بہتری آئی ہے، اس لئے انہیں آرام سے سفر کرنا چاہئے۔ اگر وہ لالو یادو کے دور میں آتا تو اغوا کر لیا جاتا۔ موتیہاری میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بہار اب محفوظ ہو گیا ہے۔ وہ اچھی طرح سفر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ لوگ چاہے جتنے بھی متحرک ہو جائیں، بہار میں این ڈی اے کی حکومت بنے گی اور ملک کی ترقی میں بہار کا بڑا حصہ ہوگا۔ اس دوران وزیر اشوک چودھری نے بھی موتیہاری پہنچ کر نارکٹیہ اسمبلی حلقہ میں سڑک کی تعمیر کے لیے تقریباً 107 کروڑ روپے کی اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس سلسلے میں محکمہ نے بنجاریہ میں ایک عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کیا جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ وزیر اشوک چودھری نے راہل تیجسوی کی ووٹر رائٹس یاترا کے بارے میں کہا کہ یہ لوگ یہ بھرم پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہاں کے لوگوں کے ووٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ اس سفر کے ذریعے ڈرامہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے طنز کیا کہ راہل گاندھی کو انتخابات میں بہار آنا چاہئے۔ اگر وہ پہلے بہار کا دورہ کرتے تو آج ان پر آر جے ڈی کا غلبہ نہ ہوتا۔ بہار میں اس سال انتخابات ہونے والے ہیں۔ انتخابی سال میں کمیشن نے بہار کی ووٹر لسٹ میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کرانے کا فیصلہ کیا جس کی اپوزیشن مخالفت کر رہی ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی مبینہ طور پر الیکشن کمیشن پر ووٹ چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔ اسی الزام پر راہل گاندھی کی قیادت میں انڈیا بلاک کے لیڈر ووٹر رائٹس یاترا نکال رہے ہیں۔

ترنمول ایم ایل اے نے سرکاری افسر کی سرزنش کی، سویندو ادھیکاری نے کہا - یہ ٹی ایم سی کا کلچر ہے۔

کولکاتہ،۔ مغربی بنگال اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر سویندو ادھیکاری نے اتوار کو ترنمول کانگریس کے ایم ایل اے نریندر ناتھ چکرورتی پر سخت حملہ کیا۔ ایک ویڈیو کلپ شیئر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک سرکاری اہلکار کے ساتھ جس طرح کا سلوک کیا گیا وہ افسوسناک ہے۔ اس ویڈیو میں ایم ایل اے کو سرعام ڈی ایف او انوپم خان کی سرزنش کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک طویل ایکس پوسٹ میں انہوں نے اسے ترنمول کی ثقافت کا حصہ قرار دیا۔ انہوں نے لکھا، ترنمول لیڈران، ایم ایل اے اور وزراء کا ماننا ہے کہ سرکاری افسران کو عزت یا احترام کا کوئی احساس نہیں ہے۔ کہیں بھی، ہر جگہ ان کی سرعام سرزنش کرنا اور ان کے ساتھ انتہائی بے عزتی سے پیش آنا ترنمول کے اراکین کے لیے باعث شرم ہے۔ یہ ڈی ایف او کا فطری حق لگتا ہے۔ ویڈیو کی بنیاد پر، افسر نے مزید لکھا - پانڈ بیشور اسمبلی حلقہ کے ہیڈیڈوبا علاقے میں محکمہ جنگلات کے ذریعہ منعقدہ جنگلات کی تخلیق کے پروگرام میں، درگاپور کے ڈی ایف او، انوپم خان کی نہ صرف دیگر عہدیداروں کے سامنے توہین کی گئی، بلکہ پانڈ بیشور کے ایم ایل اے نریندر ناتھ چکرورتی کی طرف سے انہیں دھمکیاں بھی دی گئیں۔ ڈی ایف او کا قصور؟ اس نے پروگرام کے بارے میں نریندر ناتھ بابو سے پہلے بات کیوں نہیں کی، کیونکہ نریندر ناتھ بابو ایم ایل اے ہیں! ایک ایم ایل اے جس کو اپنی طاقت قائم کرنے کے لیے بار بار ایم ایل اے ہونے کا دعویٰ کرنا پڑتا ہے! افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے مزید لکھا، افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس پورے واقعہ کے دوران درگاپور کے ایس ڈی ایم، ریاستی انتظامیہ کے دیگر افسران اور معززین موجود تھے، پھر بھی کسی نے محکمہ جنگلات کے سینئر افسر کے ساتھ ایم ایل اے نریندر ناتھ بابو کے توہین آمیز رویے کے خلاف احتجاج نہیں کیا۔ بی جے پی لیڈر کے مطابق درحقیقت یہ ترنمول کانگریس کے کلچر کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا، کیا کسی کو حق ہے کہ وہ ترنمول ایم ایل اے ہو کر کسی سرکاری افسر کی اس طرح توہین کرے۔ اسے سب کے سامنے ذلیل کرنا؟ دراصل یہ ترنمول کا کلچر ہے۔ ترنمول لیڈر اور وزراء سرکاری ملازمین کو اپنا ذاتی نوکر سمجھتے ہیں اور اگر وہ اپنی ذمہ داریاں صحیح طریقے سے انجام دیتے ہیں تو بھی ان کی مبینہ بے وفائی کی وجہ سے جان بوجھ کر ان کی تذلیل کی جا سکتی ہے۔

تمل ناڈو کے گورنر سستی سیاست کر رہے ہیں: سی ایم اسٹالن

چنئی، تمل ناڈو کے وزیر اعلی ایم کے اسٹالن نے اتوار کو گورنر آر این روی پر زبانی حملہ کیا، ان پر سستی سیاست کرنے اور ڈی ایم کے حکومت کے خلاف خوف اور غلط معلومات پھیلانے کا الزام لگایا۔ دھرم پوری میں پرائمری ایگریکلچرل کوآپریٹیو سوسائٹیز (پی اے سی ایس) کے تحت فوری فصل قرض کی اسکیم کا آغاز کرتے ہوئے، وزیر اعلی اسٹالن نے کہا کہ گورنر اپوزیشن کے کردار سے آگے بڑھ کر ریاستی حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسٹالن نے کہا، " گورنر کے بنگلے میں بیٹھا شخص اپوزیشن کے مقابلے میں سستی سیاست کرتا ہے۔ وہ دراوڑ ماڈل کا مذاق اڑاتا ہے، ہماری زبان کی توہین کرتا ہے اور یہاں تک کہ ایک فرضی تروکورال بھی گھڑتا ہے۔ اس کے مسلسل حملے تامل ثقافت اور زبان سے ہماری محبت کو مزید مضبوط کریں گے،" اسٹالن نے کہا۔ انہوں نے مرکزی حکومت کے اعداد وشمار کا حوالہ دیتے ہوئے گورنر روی کے اس دعوے کو مسترد کر دیا کہ تمل ناڈو خواتین کے لیے غیر محفوظ ہے۔ " نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق، بی جے پی کی حکومت والی اتر پردیش خواتین کے خلاف جرائم کی فہرست میں سرفہرست ہے۔ اگر تمل ناڈو غیر محفوظ تھا تو ہم نے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے 10 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کیسے کی؟" اس نے پوچھا. وزیر اعلیٰ نے آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے اپنے وژن کا خاکہ بھی پیش کیا اور اعلان کیا کہ ڈی ایم کے حکومت دراوڑی ماڈل 2.0 کے تحت نئے جوش کے ساتھ واپس آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگلی حکومت ایک بار پھر دراوڑی ماڈل کی حکومت ہوگی۔ دراوڑی ماڈل 2.0 تمل ناڈو کو نئی بلندیوں پر لے جائے گا۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلی اسٹالن نے اپنی حکومت کی بڑی فلاحی اسکیموں کے بارے میں بھی جانکاری دی۔ انہوں نے خواتین کے لیے مفت بس سفر کی اسکیم کا حوالہ دیا، جس کا ناقدین نے مذاق اڑایا، جن کا کہنا تھا کہ اس سے بس سروسز میں کمی اور کرایوں میں اضافہ ہوگا۔ سٹالن نے کہا کہ ہم اسے خرچ نہیں سمجھتے بلکہ خواتین پر سرمایہ کاری سمجھتے ہیں۔ اسی طرح، مگالیر اریمائی تھٹم اسکیم نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک خواتین کو تقریباً 50,000 روپے بچانے میں مدد کی ہے۔ ترقی کے میدان میں، سٹالن نے پی اے سی ایس کے تحت فوری کراپ لون سکیم کا آغاز کیا۔ اس اسکیم میں آن لائن درخواستوں کو فوری طور پر منظور کیا جائے گا اور قرض کی رقم کسانوں کے کھاتوں میں اسی دن جمع کر دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے تقریب میں مستحقین میں چیک تقسیم کیے، عمل مکمل کیا۔ منصوبوں کا افتتاح کیا اور نئے ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد رکھا۔

راجیو پرتاپ روڈی کے بہار پہنچنے پر ان کے حامیوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔

پٹنہ،۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ راجیو پرتاپ روڈی کانسٹی ٹیوشن کلب کے سکریٹری کے عہدے پر اپنی تاریخی جیت کے بعد پہلی بار بہار پہنچے۔ اس دوران بی جے پی کارکنوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ راجیو پرتاپ روڈی نے بہار پہنچنے پر ان کے استقبال پر اظہار تشکر کیا۔ اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "بہار کے لوگ ہر چیز کا جشن بہت شاندار طریقے سے مناتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ کانسٹی ٹیوشن کلب کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے ہوں گے۔ کانسٹی ٹیوشن کلب کا الیکشن سیاسی دوستوں کے درمیان الیکشن تھا، اس الیکشن میں تمام پارٹیوں کے لوگ ممبران پارلیمنٹ کے درمیان لڑ رہے تھے۔" انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں اور بڑے لیڈروں نے الیکشن میں حصہ لیا تھا۔ بہت خوبصورت ماحول میں کانسٹی ٹیوشن کلب نے ایسا پلیٹ فارم دیا ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں اکٹھی ہو کر کچھ فیصلے کر سکتی ہیں جو کہ جمہوریت کی فتح ہے۔ اس الیکشن میں ہمارے سینئر امیت شاہ اور جے پی نڈا بھی آئے تھے۔ سونیا گاندھی، ملکارجن کھڑگے اور کم از کم چار ریاستوں کے گورنر بھی ووٹ ڈالنے آئے۔ سینکڑوں موجودہ ایم پی ایز آئے۔ شاید ایسا الیکشن دہلی میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔ سب نے ہمارے 20 سالہ دور حکومت کی حمایت کی جو کہ میرے لیے سب سے بڑی کامیابی ہے۔ روڈی نے ایس آئی آر کے حوالے سے لوک سبھا کے قائد اپوزیشن راہول گاندھی اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو کے آنے والے دورے پر اپنا ردعمل دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کے دوستوں سے میرا رابطہ ہے کہ فہرست میں رہ جانے والے ووٹرز کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ گاؤں گاؤں جا کر ووٹرز کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایس آئی آر کے دوران، گاؤں میں ووٹرز کو تلاش کرنا اور ان کو شامل کرنا زیادہ ضروری ہے، سڑک پر سفر کرنا نہیں۔

جناب دھرمیندر پردھان نے آئی آئی ٹی دہلی کے طلبا سے آتم نربھر بھارت کے لیے اختراع کو آگے بڑھانے کی اپیل کی

نئی دہلی، ۔مرکزی وزیر تعلیم جناب دھرمیندر پردھان نے آج انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی (آئی آئی ٹی) دہلی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ اور ڈاکٹورل طلبا کے ساتھ ساتھ اختراع کاروں اور محققین سے بات چیت کی۔ اعلیٰ تعلیم کے محکمے کے سکریٹری، ڈاکٹر ونیت جوشی؛ ڈائرکٹر، آئی آئی ٹی دہلی، پروفیسر رنگن بنرجی؛ اور وزارت تعلیم اور آئی آئی ٹی دہلی کے سینئر افسران بھی اس موقع پر موجود تھے۔ بات چیت کے دوران، وزیر موصوف نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے اس سال کے یوم آزادی کے خطاب کی تصوریت سے ہم آہنگ خود انحصاری کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ لمحہ خود انحصاری کے حصول کی ضرورت پر زور دینے، قومی ترجیحات کے لیے اجتماعی کارروائی کرنے اور 2047 تک سمردھ بھارت کی تصوریت کو پورا کرنے کا موقع دیتا ہے۔ وزیر موصوف نے طلبا سے بات چیت کی تا کہ ان کے خوابوں، آرزوؤں، تحقیق کے شعبوں، تکنالوجی سے متعلق چنوتیوں، جن کا وہ فی الحال سامنا کر رہے ہیں، اور ان چنوتیوں پر ان کے نقطہ نظر اور وزیر اعظم کے ذریعہ اجاگر کیے گئے مواقع کے بارے میں بات چیت کی۔ انہوں نے صلاحیتوں میں اضافے اور اختراع کے جذبے کو توسیع دینے سے متعلق نظریات بھی ساجھا کیے۔ وزیر موصوف نے طلبا سے ان کے اختراعی خیالات کو سامنے لانے کے لیے حوصلہ افزائی، اور ان سے چنوتیوں پر قابو پانے اور اس وقت سخت محنت کرنے کے لیے کہا جب تک کہ ہم ہر شعبے میں آتم نربھر نہ بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہماری آئندہ پیڑھیوں کے روشن مستقبل کے لیے اور بھارت کو حلوں کے ایک عالمی مرکز کے طور پر قیام کے لیے بھارت کے اختراع کاروں اور محققین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہے۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وزیر موصوف نے یقین دلایا کہ ہمارے نوجوانوں کی قابلیت، استقامت اور عزم خود انحصاری کے حصول کے ساتھ ساتھ بھارت کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ اس کی تکنیکی اور اقتصادی خود مختاری کو بڑھانے کی راہ ہموار کرے گا۔ انہوں نے آتم نربھر بھارت کی بنیاد کے طور پر آئی آئی ٹی کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی چٹان کی طرح مضبوط حمایت سے، باصلاحیت یووا شکتی ٹیکنالوجی، اختراعات اور کاروبار کے اصولوں کو دوبارہ رقم کرنے اور ایک 'سمردھ اور آتم نربھر بھارت' کی تعمیر کرنے جا رہے ہیں۔ محترم وزیر نے یہ بھی بتایا کہ وہ طلبا کے ذریعہ کی جا رہی اختراعات کا جائزہ لینے کے لیے ادارے کا دوبارہ دورہ کریں گے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اعلیٰ تعلیم کے محکمہ کے سکریٹری ڈاکٹر ونیت جوشی نے ملک کو خود کفیل بنانے میں نوجوانوں کے کردار پر وزیر اعظم کے یوم آزادی کے پیغام کو دہرایا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ محکمہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کو اختراعات کو آگے بڑھانے، تحقیقی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے اور آتم نربھر بھارت کے وژن کے مطابق قومی چنوتیوں سے نمٹنے میں ہر ممکن تعاون فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ آئی آئی ٹی دہلی اپنے طلباء ⌐ اور اساتذہ کے ذریعے عالمی مطابقت کی تکنالوجیوں اور حل پیش کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا رہے گا۔

بہار ایس آئی آر پر سپریم کورٹ کے احکامات پر عمل درآمد کرنا الیکشن کمیشن کا فرض ہے: جیرام رمیش

نئی دہلی، ۔کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی پریس کانفرنس کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ آج الیکشن کمیشن آف انڈیا نے پریس کانفرنس کی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ یہ نیا الیکشن کمیشن ذرائع سے نہیں براہ راست بول رہا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے ہفتہ کو ایک پریس نوٹ جاری کیا تھا جس کا مقصد ووٹر لسٹ میں تصحیح کی ذمہ داری سیاسی جماعتوں اور افراد پر ڈالنا تھا۔ اس پریس نوٹ پر اپوزیشن جماعتوں اور عام لوگوں کی طرف سے بھی سخت تنقید کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ آج کی پریس کانفرنس سپریم کورٹ کی جانب سے بہار انتخابات کے دوران حذف کیے گئے 65 لاکھ ووٹروں کے ناموں کی اشاعت کو روکنے کے لیے الیکشن کمیشن کی طرف سے کی گئی تمام درخواستوں کو مسترد کیے جانے کے تین دن بعد ہوئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے سخت اور دستاویزی اعتراضات کے باوجود سپریم کورٹ نے ان 65 لاکھ ووٹرز کی تمام معلومات شائع کرنے کی ہدایت کی۔ اس نے ووٹر کی شناخت کے ثبوت کے طور پر آدھار کارڈ کے استعمال کی بھی اجازت دی۔ الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ کی ان تمام ہدایات کی مخالفت کی تھی۔ جے رام رمیش نے مزید کہا کہ آج راہل گاندھی نے ساسارام سے انڈیا الائنس کی ووٹر رائٹس یاترا کا آغاز کیا۔ چیف الیکشن کمشنر اور ان کے دو الیکشن کمشنرز نے پریس کانفرنس کا آغاز یہ کہہ کر کیا کہ وہ حکمران جماعت اور اپوزیشن میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ اس کے برعکس، سی ای سی نے راہول گاندھی کی طرف سے اٹھائے گئے کسی بھی سوال کا معنی خیز جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ اب معاملہ یہ ہے کہ کیا الیکشن کمیشن بہار ایس آئی آر پراسیس پر 14 اگست 2025 کے سپریم کورٹ کے احکامات کو صحیح معنوں میں نافذ کرے گا؟ ایسا کرنا اس کا آئینی فرض ہے۔ ملک انتظار کر رہا ہے اور دیکھ رہا ہے۔ جہاں تک راہل گاندھی کو سی ای سی کی دھمکیوں کا تعلق ہے، بس اتنا کہنے کی ضرورت ہے کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر نے صرف وہی حقائق بیان کیے جو ای سی کے اپنے ڈیٹا سے سامنے آئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نہ صرف اپنی نااہلی بلکہ اس کے صریح تعصب کے لیے بھی پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے۔

اسمبلی حلقہ میں ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں سی ایم یوگی سے ملاقات کی: پوجا پال

لکھنؤ، ۔سماج وادی پارٹی سے نکالے گئے ایم ایل اے پوجا پال کی اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات سیاسی حلقوں میں بحث کا موضوع ہے۔ سماج وادی پارٹی سے نکالی گئی ایم ایل اے پوجا پال نے اب خود اس کی وجہ بتائی ہے۔ پوجا پال نے کہا کہ اسمبلی حلقہ میں بہت سے ترقیاتی کام وزیر اعلیٰ کے ذریعے ہی ہو سکتے ہیں اور انہیں تحریری طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ تب ہی کام آگے بڑھتا ہے۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات بھی اسی عمل کا حصہ تھی۔ پال نے اپنے آنجہانی شوہر راجو پال کے بارے میں اپوزیشن کی طرف سے کیے جانے والے طعنوں پر اپنا اعتراض ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ آج جس طرح سے اپوزیشن اس طرح کے تبصرے کر رہی ہے، مجھے لگتا ہے کہ راجو پال کے بارے میں ایسی باتیں کبھی نہیں کہی جانی چاہئیں۔ میں کہنا چاہتی ہوں کہ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ عتیق احمد کے لیے کام کرتے تھے، لیکن عتیق احمد کے خلاف کم از کم 300-400 مقدمات تھے، جب کہ ایک بھی کیس ایسا نہیں ہے جس میں راجو پال ان کے ساتھ کام کرتے نظر آئے ہوں۔ راجو پال شروع سے ہی عتیق سے نفرت کرتا تھا اور اس سے لڑنے کا سوچتا تھا۔ اپوزیشن جس طرح سے بات کر رہی ہے، مجھے لگتا ہے کہ راجو پال کے بارے میں ایسی باتیں کبھی نہیں کرنی چاہئیں۔ راجو پال کی شبیہ کو خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ واحد شخص تھا جس نے عتیق کا مقابلہ کرنے کی ہمت دکھائی۔ ایس پی صدر پر نشانہ لگاتے ہوئے پوجا پال نے کہا، جہاں تک مجھے معلوم ہے، 2012 سے 2017 کے درمیان اس وقت کی اکھلیش یادو حکومت سے واضح اشارے ملے تھے کہ وہ مافیا کو تحفظ نہیں دے رہی ہے۔ تاہم یہ بات بھی کئی سالوں سے واضح تھی کہ کچھ مافیاز کو کسی نہ کسی طریقے سے پناہ دی جا رہی تھی۔ جب اتر پردیش جرائم سے پاک ریاست بننے کی طرف بڑھ رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا کہ وہ (اکھلیش یادو) ان مافیوں کو قانونی حیثیت دے رہے ہیں۔ کوشامبی کی چایل اسمبلی سیٹ سے ایم ایل اے پال نے بھی اپنی ذاتی زندگی اور شادی کے بارے میں پھیلنے والی افواہوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مجھ پر کوئی سیاسی تبصرہ کرنے کا موقع نہیں مل رہا۔ ایس پی الزامات اور جوابی الزامات لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کوئی بھی عورت، اس کی زندگی میں کچھ واقعات رونما ہوتے ہیں۔ ایسے میں کچھ ذاتی معاملات ہیں جو بتائے نہیں جا سکتے۔ اگر مسئلہ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جائے تو اس پر اپنا موقف پیش کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ میں نے اپنی جدوجہد، ذاتی زندگی اور اپنے خلاف ہونے والی سازشوں کو میڈیا کے ذریعے پیش نہیں کیا۔ مجھ پر الزام لگانے والوں کو سمجھنا چاہیے کہ عورت ہونے کے باوجود، اس عمر میں اور جن لوگوں کے خلاف میں لڑتی رہی ہوں، قتل ہوتے ہیں۔ مجھے بھی مارنے کی کوشش کی گئی لیکن میں نے اپنی صوابدید سے خود کو محفوظ رکھا۔

ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے ساتھ ریاست کی آمدنی میں اضافہ پر توجہ دی جائے: بھٹی وکرامارکا

کابینی سب کمیٹی کا اجلاس، بجٹ الاٹمنٹ کے مطابق کاموں کی تکمیل کی تجویز، کوئی اسمبلی حلقہ ترقی سے محروم نہ رہے

حیدرآباد ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ترقیاتی کام ترجیحی بنیادوں پر مکمل کئے جائیں۔ بھٹی وکرامارکا نے ا?ج انفراسٹرکچر اور کیپٹل ورکس پر کابینی سب کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔ سب کمیٹی کے ارکان وزیر ا?بپاشی اتم کمار ریڈی، وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈی سریدھر بابو، وزیر عمارات وشوارع کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی اور وزیر پنچایت راج سیتکا کے علاوہ عہدیدار اجلاس میں شریک تھے۔ بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ سابق بی ا?ر ایس حکومت نے ترقیاتی کاموں کو بجٹ کے بغیر ہی من مانی طور پر منظوری دی تھی جس کے نتیجہ میں ا?ج بھی کئی کام شروع نہیں کئے جاسکے۔ اُنھوں نے کہا کہ تمام اسمبلی حلقہ جات میں یکساں طور پر ترقیاتی کاموں کو یقینی بنایا جائے۔ بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ ریاست کی تیز رفتار ترقی کے لئے سرمایہ کاری اہمیت کی حامل ہے۔ اُنھوں نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ وسائل کا احتیاط سے استعمال کریں اور ترجیحی بنیادوں پر مختلف محکمہ جات کے ترقیاتی کام مکمل کئے جائیں۔ اُنھوں نے کہا کہ عام طور پر ریونیو اور بجٹ منظوری کے تحت کاموں کی منظوری کی جاتی ہے اور یہ 3:1 کے تناسب میں ہوتے ہیں۔ گزشتہ 10 برسوں میں سابق حکمرانوں نے ا?مدنی اور بجٹ منظوری کی پرواہ کئے بغیر ہی 25:1 کے تناسب سے ترقیاتی کاموں کی منظوری دی تھی۔ اُنھوں نے بعض کاموں کا ا?غاز کیا اور اُنھیں ادھورا چھوڑ دیا گیا۔ فنڈس کی قلت کے سبب ہر جگہ کام نامکمل ہیں اور ریاستی وزراء اپنے محکمہ جات کے لئے نئے کاموں کی تجویز پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ بھٹی وکرامارکا نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ فنڈس کی اجرائی اور خرچ میں تناسب کو برقرار رکھیں کیوں کہ سابق حکومت کے فیصلوں کے سبب موجودہ حکومت کئی پراجکٹس کی تکمیل کے موقف میں نہیں ہے۔ اُنھوں نے محکمہ جات کے سکریٹریز سے کہا کہ وہ اپنے محکمہ جات کے معاشی موقف کے بارے میں حکومت کو رپورٹ پیش کریں۔ اُنھوں نے عہدیداروں سے کہا کہ ترجیحی بنیادوں پر ایسے کاموں کی نشاندہی کریں جو 95 فیصد مکمل ہوچکے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ ترقیاتی کاموں کے سلسلہ میں کوئی بھی اسمبلی حلقہ متاثر نہ ہونے پائے۔ بھٹی وکرامارکا نے مرکز کی اسکیمات اور نبارڈ کی مدد سے شروع کئے جانے والے پراجکٹس کی عاجلانہ تکمیل کا مشورہ دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ سابق حکومت کے دور میں بعض محکمہ جات نے ترقیاتی کاموں پر صد فیصد توجہ دی جبکہ بعض اسکیمات محض 10 فیصد مکمل ہوئی ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ ترقیاتی منصوبوں پر عمل ا?وری کے ساتھ ساتھ ریاست کی ا?مدنی میں اضافہ پر توجہ مرکوز کی جائے۔ سب کمیٹی کے اجلاس میں شرکت سے قبل تمام محکمہ جات کو باہم تال میل کے ساتھ پراجکٹس کی پیشرفت پر رپورٹ تیار کرنی چاہئے۔ چیف سکریٹری رام کرشنا راو?، پرنسپل سکریٹری فینانس سندیپ کمار سلطانیہ، پرنسپل سکریٹری ا?ر اینڈ بی وکاس راج، پرنسپل سکریٹری انڈسٹریز سنجے کمار، پرنسپل سکریٹری انرجی نوین متل، پرنسپل سکریٹری پنچایت راج سریدھر، پرنسپل سکریٹری ایجوکیشن یوگیتا رانا، پرنسپل سکریٹری بلدی نظم ونسق سری دیوی، مینجنگ ڈائرکٹر ہاو?زنگ کارپوریشن گوتم، ہوم سکریٹری روی گپتا اور دوسروں نے شرکت کی۔

Civil Protection Legal Services New Branch Inaugurated At Peddapalli District Godavarikhani Town & SAY NO TO DRUGS Poster Released By National President Syed Abdul Kareem

کانگریس کی پولیٹیکل افیئرس کمیٹی کا 23 اگست کو گاندھی بھون میں اجلاس

مجالس مقامی چناو، بی سی تحفظات اہم ایجنڈہ۔

حیدرآباد۔ تلنگانہ میں مجالس مقامی کے انتخابات اور بی سی تحفظات پر عمل ا?وری کا جائزہ لینے کیلئے 23 اگست کو گاندھی بھون میں پردیش کانگریس کمیٹی کی پولیٹیکل افیرس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے پارٹی دیگر قائدین کے ہمراہ چیف منسٹر ریونت ریڈی سے اُن کی قیامگاہ پر ملاقات کی۔ اجلاس میں ریاستی وزیر پونم پربھاکر، سابق رکن راجیہ سبھاوی ہنمنت راو? اور دیگر قائدین موجود تھے۔ تلنگانہ ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق 30 ستمبر تک مجالس مقامی کے انتخابات کی تکمیل کرنی ہے۔ حکومت نے پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کیلئے اسمبلی میں جو بلز منظور کئے اور ا?رڈیننس کا مسودہ طئے کیا یہ دونوں صدر جمہوریہ کے پاس زیر التواء ہیں۔ ایسے میں تحفظات پر عمل ا?وری کی حکمت عملی طئے کرنے کیلئے 23 اگست کی شام 5 بجے گاندھی بھون میں پولیٹیکل افیرس کمیٹی کا اجلاس طلب کیا گیا۔ سینئر قائدین سے مشاورت کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ پارٹی کی سطح پر کس طرح 42 فیصد تحفظات پر عمل کیا جائے۔ ابتداء میں قائدین نے رائے پیش کی تھی کہ پارٹی امیدواروں میں 42 فیصد پسماندہ طبقات کو منتخب کیا جائے۔ ہائیکورٹ نے تحفظات کے تعین کیلئے حکومت کو جو مہلت دی تھی وہ ختم ہوچکی ہے۔ تحفظات کی منظوری کیلئے مرکزی حکومت پر دباو? بنانے 3 روزہ چلو دہلی پروگرام منظّم کیا گیا جس کے تحت نئی دہلی میں جنتر منتر پر مہا دھرنا منظّم کیا گیا تھا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی، ریاستی وزراء، ارکان پارلیمنٹ، ارکان اسمبلی وکونسل کے علاوہ اضلاع سے تعلق رکھنے والے قائدین نے شرکت کی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیٹیکل افیئرس کمیٹی، مجالس مقامی کے انتخابات کیلئے عدالت سے مزید مہلت حاصل کرنے پر بھی غور کرسکتی ہے۔ ایسی صورت میں مجالس مقامی کے انتخابات کو ملتوی کئے جانے کے امکانات برقرار رہیں گے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے انڈیا الائنس میں شامل تمام پارٹیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تحفظات بل کی منظوری کیلئے مرکز پر دباو? بنائے۔ اسی دوران مجالس مقامی میں ٹکٹ کے خواہشمند قائدین نے اپنی سرگرمیوں کو تیز کردیا ہے۔

نئے راشن کارڈس پر ستمبر سے باریک چاول کی تقسیم

حیدرآباد۔: حکومت نے نئے راشن کارڈس حاصل کرنے والوں کو آئندہ ماہ سے باریک چاول سربراہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ راشن کارڈس کی تعداد کے لحاظ سے ضروریات کے مطابق کوٹہ مختص کیا گیا۔ ماہ ستمبر سے نئے راشن کارڈس کو باریک چاول سربراہ کرنے کی محکمہ سیول سپلائز سے تیاریاں کی جارہی ہیں۔ موسم برسات کے پیش نظر جون، جولائی اور اگست سے متعلق تین ماہ کا کوٹہ جون میں ایک ساتھ تقسیم کردیا گیا تھا۔ فی الحال یہ مہلت ختم ہوگئی ہے۔ ستمبر کا نیا اسٹاک تقسیم کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ راشن شاپس سے متعلق ڈائنامک کی رجسٹرار (DKR) میں واضح کیا گیا ہے۔ عادل آباد کوٹہ کی فراہمی کے لیے ضلع نظام آباد کو مختص کیا گیا۔ ضلع میں پانچ ایم ایل ایس پوائنٹس تک چاول پہونچ جائے گا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ ایک دودن میں سپلائی شروع ہونے کا امکان ہے۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head office contact no.04045375318,www.falaknumanews.in